صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 06 فروری 2019ء بمطابق 30 جمادی الاوّل 1440 ہجری صبح گیارہ بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَـٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمَـٰنِ الرَّحِیمِ۔

الرَّحۡمَـٰنُO عَلَّمَ الۡقُرۡءَانَO خَلَقَ الۡإِنسَـٰنَO عَلَّمَهُ الۡبَیَانَO الشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍO وَالنَّجۡمُ وَالشَّجَرُ یَسۡجُدَانِO وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الۡمِیزَانَO أَلَّا تَطۡغَوۡاْ فِی الۡمِیزَانِO وَأَقِیمُواْ الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُواْ الۡمِیزَانَO وَالۡأَرۡضَ وَضَعَهَا لِلۡأَنَامِO فِیهَا فَـٰکِهَةٌ وَالنَّخۡلُ ذَاتُ الۡأَکۡمَامِ۔

(ترجمہ): (خداجو) نہایت مہربان۔ اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔ اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔ کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو۔ اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔ و آخِرُالدَعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَـٰلَمِینَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: مسٹر جمشید خان، ایم پی اے آج کے لئے، مسٹر افتخار علی، ایم پی اے آج کے لئے، مسز شاہدہ وحید، ایم پی اے آج کے لئے، سید فخر جہاں صاحب آج کے لئے، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، مس شگفتہ ملک صاحبہ، ایم پی اے From today up to 15th, for ten days، ڈاکٹر امجد عزیز صاحب، منسٹر مائینز آج کے لئے، مسٹر شکیل بشیر، ایم پی اے آج کے لئے، مسٹر عبدالکریم خان، اسسٹنٹ ٹو چیف منسٹر آج کے لئے، مس مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، مس ستارہ آفرین صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: Nomination of 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a Panel of Chairmen for the current Session:

1. Mr. Muhammad Idrees Khan;
2. Pir Fida Muhammad;
3. Mr. Sher Azam Khan Wazir; and
4. Sardar Muhammad Yousaf.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members, under the Chairmanship of Mr. Mehmood Jan, honourable Deputy Speaker:

1. Pir. Fida Muhammad;
2. Mr. Khushdil Khan;
3. Mr. Ahmad Khan Kundi;
4. Sardar Aurangzeb Nalotha;
5. Ms. Sobia Shahid; and
6. Ms. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba.

میرے خیال میں پریولیج موشنز ہیں، کال اٹینشنز ہیں اور کچھ ریزولیوشنز ہیں، اپوزیشن کو بھی ذرا چیک کر لیں، باقی لوگ اگر لابی میں ہیں تو وہ آ جائیں، ہم یہ 9, 10, 11, 12, 13 legislations ہیں، یہ پہلے لیتے ہیں، After that ہم وہ لیتے ہیں، تب تک وہ لوگ بھی آ جائیں گے۔

ہنگامی قانون بابت خیبر پختونخوا امور نوجوانان سے متعلق غیر منقولہ جائیداد کا انتظام، مجریہ 2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9, the Minister for Sports and Youth Affairs to please lay the Khyber Pakhtunkhwa, Youth Affairs Management and Disposal of Immovable Properties Ordinance, 2018, in the House. Honourable Minister for Sports and Youth Affairs, Mr. Atif Khan Sahib.

Mr. Muhammad Atif (Minister for Sports): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ I lay before the Khyber Pakhtunkhwa Assembly, the Youth Affairs Management and Disposal of Immoveable Properties, 2018, in the House.

Mr. Speaker: It stand laid, in the House.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا کوڈ آف سول پروسیجر، مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10, the Minister for Law, to please introduce the Code of Civil Procedure, Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2019, in the House. Honourable Law Minister.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to introduce the Code of Civil Procedure, Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stand introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا خصوصی امداد، مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11, the Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Specific Relief (Amendment) Bill, 2019, in the House. Honourable Law Minister.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Specific Relief (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stand introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سول کورٹس مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12, the Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Court (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Minister for Law: Mr. Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Courts (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stand introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پاور آف اٹارنی مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Powers of Attorney (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Powers of Attorney (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stand introduced.

سٹینڈنگ کمیٹیوں اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی تشکیل پر بحث

Mr. Speaker: Now, again we come back to the order of the day. Ji, janab honourable Opposition Leader, Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب! ہم اپوزیشن اور جب سے یہ حکومت بنی ہے، ہماری مسلسل کوشش ہو رہی ہے کہ اس ایوان کو بڑے ادب و احترام سے اور اس صوبے کی روایات کے مطابق چلائیں، چونکہ باقی ملک کی اسمبلیاں اور یہاں پر جو ہمارا Previous record ہے، اس میں بہت واضح فرق ہے لیکن سپیکر صاحب! آج میرے خیال میں حکومت اور بڑے ادب کے ساتھ، آپ ہمیں مجبور کر رہے ہیں کہ ہم بھی وہ رویہ اپنائیں جو کہ ابھی قومی اسمبلی میں ہے، ہم وہ رویہ اپنائیں جو کہ پنجاب میں ہے یا سندھ میں ہے۔ آج آپ نے 9 بجے ہمیں بلا کے بڑی تکلیف سے ہم تیاری کر کے آئے ہیں، آپ نے اجلاس میرے خیال میں ابھی دس منٹ پہلے شروع کیا اور ساری اپوزیشن کے ممبران یہاں پر آکر بیٹھ کے تھک گئے، اگر آپ لوگوں کا اپنا مسئلہ تھا تو یا تو آپ اس کو کل بلا لیتے، یہ تو اپوزیشن کی توہین ہے کہ وہ آپ کے لئے بیٹھی رہے اور آپ وہاں پر اپنا کام چلائیں۔ (تالیاں) دوسرا یہ ہے کہ ہم نے زیادہ تر آپ پہ اعتماد کا اظہار کیا ہے اور پورے ملک میں چار صوبائی اسمبلیاں ہیں، اس میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا جو چیئرمین ہے، وہ اپوزیشن لیڈر ہوتا ہے، یہاں پر اس صوبے کے ضرور کچھ رولز ہیں

اور وہ اس لئے بنائے گئے تھے کہ چونکہ کوئی جماعت بھی دوسری بار حکومت میں نہیں رہی ہے اور ایک تسلسل تھا کہ اپوزیشن سے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا چیئرمین ہوتا تھا، ابھی اس بار چونکہ آپ تحریک انصاف والوں کی حکومت دوبارہ آ گئی، آپ As a Speaker ہیں اور وہاں پر ابھی یہ بات آپ لوگ کہہ رہے تھے کہ ہم شہباز شریف صاحب کو اس لئے وہاں پر اپوزیشن لیڈر بھی تسلیم نہیں کر رہے اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا چیئرمین بھی، اس کے اپنے کام ہیں اور وہ سامنے آئیں گے۔ ابھی جناب سپیکر صاحب! میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس صوبے میں پچھلی گورنمنٹ میں جو کرپشن ہوئی ہے اور اس کی زندہ مثالیں ہیں، جس طرح اس میں جو سرفہرست ہے وہ بلین ٹریز سونامی ہے، اس میں یہاں پر بات ہوئی، ہمارے لاء منسٹر صاحب بڑے خوبصورت انداز سے ہمیں جواب بھی دیتے ہیں اور Agree بھی کرتے ہیں، اس کیلئے صوبائی اسمبلی کی ایک کمیٹی بنی، آٹھ ممبران میں نے دے دیئے اور باقی آپ کی گورنمنٹ کے تھے، مجھے آج تک اندازہ نہیں ہے کہ اس کا Notification آپ نے کیا ہے یا وہ اسی سیشن والی بات تھی جو کہ رہ گئی، دوبارہ گورنمنٹ کی طرف سے ہمیں کبھی بھی یہ نہیں بتایا گیا کہ جو Notification کی یہاں پر Commitment تھی، وہ پوری ہو گئی ہے، یہ تو میرے خیال میں توہین ہے اس اسمبلی کی کہ یہاں پر ایک ایشورنس ہو، ایک Commitment ہو اور اس پہ بات نہ ہو۔ دوسرا جو Main ہے وہ ہے BRT جو کہ 54 ارب سے شروع ہو کے ابھی ایک سو ارب سے آگے جا رہا ہے اور وہاں پر جو ڈی جی (پی ڈی اے) ہے، وہ آڈٹ اکاؤنٹس کا آدمی ہے، وہاں پر اس پہ پیرا کبھی نہیں آئے گا کیونکہ وہ خود ہی سنبھال رہا ہے اور جب وہ خود سنبھال رہا ہے اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے آپ چیئرمین ہیں، یہاں پر میرے خیال میں ہر ایک اجلاس میں ہم نے بلین ٹریز پہ بات کی ہے، نہ آپ ٹس سے مس ہوئے ہیں اور نہ یہاں پر جو ذمہ دار منسٹر ہے وہ کروا رہے ہیں، ابھی آپ اس کرپشن کا کیا پروف چاہتے ہیں جس کام کا ڈیزائن تیس بار تبدیل ہوا، جو کام 54 ارب سے شروع ہو کر ایک سو ارب تک پہنچے اور اس کی سٹیل اسی طرح پڑی رہتی ہے کہ وہاں پر جو پوڈری ہیں، وہ بھی اس کو اٹھا رہے ہیں، اخبارات کی زینت ہے اور اس پہ میں ابھی نہیں آ رہا ہوں، احترام کا اور ادب کا ہمارا ایک رشتہ ہوتا ہے کہ وہاں پر دوسرے ادارے کیوں خاموش ہیں؟ اتنی زیادہ کرپشن پہ، آپ خود نوٹس نہیں لیتے ہیں کیونکہ آپ کی گورنمنٹ ہے، ہم اسمبلی میں بات کرتے ہیں، ہمارے ساتھ کوئی صحیح طریقے سے بات نہیں ہوتی ہے تو اگر اتنی کرپشن کی باتیں جو ہم سن رہے ہیں، روزانہ ٹی وی پہ، قوم کو صرف ایک ہی بات پہنچ رہی ہے، یہاں پر جو کرپشن ہے، اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو پہلے اجلاس میں

میں نے کی ہیں، اس پہ کیوں ابھی تک آپ نوٹس نہیں لیتے؟ دوسرا ہم نے کہا تھا کہ اگر گورنمنٹ بھی اجلاس بلالے تو ایجنڈے پہ اپوزیشن کے ساتھ بات ہوتی ہے، یہ تیسرا اجلاس ہے، آپ ہمیں بتائیں کہ آپ نے کس ایجنڈے پہ ہمارے ساتھ بات کی ہے؟ کوئی ایک ایسی بات ہو جو ہم آپ کے سامنے لائیں کہ یہ بھی اس میں شامل کریں۔ جب ہم نے ریکوزیشن کی تو اس میں ہمارے لوگ صرف معطل تھے اور آپ کو معلوم ہے کہ روٹین کے بعد پھر وہ بحال ہو جاتے ہیں لیکن آپ لوگوں نے طول دیا، پھر گورنمنٹ نے خود اجلاس بلایا اور ہمارا ایجنڈا رہ گیا، ابھی ہم دوبارہ کریں گے، ابھی تو جس دن اجلاس ختم ہو گا تو دوسرے دن ہماری ریکوزیشن ہو گی، یہ اپوزیشن کا فیصلہ ہے، (تالیاں) جس دن آپ کا اجلاس ختم ہو گا، ابھی ہم نے سائن کئے پورے اور ان شاء اللہ اسی دن ہم آپ کے ساتھ جمع کریں گے، یہ اجلاس جاری رہے گا اور ہم بتائیں گے، ہمیں معلوم ہے کہ اس اسمبلی کو کس طرح ہم چلاتے ہیں، آپ کے ساتھ عاطف خان کی سربراہی میں ہمارا الاء منسٹر اور شہرام خان، ہم یہاں سے چیف منسٹر کے پاس چلے گئے تھے، آپ سے ہماری باتیں یہاں پر طے ہوئیں، ایک جو آپ کے ساتھ اور ایک سی ایم کے ساتھ، جناب سپیکر صاحب! یہاں پر ہم کوئی بھکاری نہیں ہیں، یہ بڑے معزز لوگ ہیں جو یہاں پر اس ایوان میں آئے ہیں اور مسلسل ہر بار آتے ہیں، بڑی معزز جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ انہوں نے پورے ملک کی خدمت کی ہے اور جو بھی جماعت ہے، آپ نے ہمارے ساتھ سٹینڈنگ کمیٹیوں کے چیئرمین پہ بات کی، ہم نے زبردستی نہیں کی، درمیان میں Negotiations کیں، آپ پہ اپنی جماعت کا پریشر آیا اور میرے انتہائی معزز ممبر خوشدل خان کو آپ نے اس ہاؤس میں بے عزت کیا اور اس کو دی گئی چیز آپ نے چھین کے لے لی، میری آپ سے بات ہوئی کہ سپیکر صاحب! اس طرح نہ کریں کیونکہ خوشدل خان باوقار آدمی ہے، ایک چیز اس کے پاس ہے، اگر یہاں پر پشاور میں کچھ ذاتی اختلافات ہوں یا پارٹی کی بنیاد پہ ہے لیکن میری بات بھی آپ نے نہیں مانی اور آپ نے اس سے وہ لے لی، یہ بھی کبھی اس اسمبلی کے ریکارڈ پہ نہیں ہے کہ ایک اسمبلی کے معزز ممبر کو آپ سٹینڈنگ کمیٹی کا چیئرمین بنادیں اور آپ کو اپنی جماعت کے لوگ آجائیں اور آپ اتنے پریشر میں آجائیں کہ آپ اس کو واپس کر دیں، یہ نہ آپ کی شان کی بات ہے اور نہ اس کرسی کی شان کی بات ہے، اس پہ آپ نے ابھی سٹینڈ لینا تھا جو ہمارے ساتھ آپ کی Commitment تھی اور اس Commitment پہ آپ نے ابھی کہا کہ یہ میری بات تھی، آپ کی نہیں تھی، بلکہ کمیٹیوں پہ بھی آپ کے جتنے سینیئر لیڈرز ہیں، اس کی Commitment بھی تھی، اس کی بھی Violation ہوئی، ہم چلے گئے،

ابھی تو ہم نے اخبار میں اشتہار دینا ہے کہ ہمارے سی ایم کدھر ہیں؟ مجبوراً ہمیں وہ باتیں کہنا پڑیں گی کہ جو ہماری روایات کا حصہ نہیں ہیں۔ میرے خیال میں تین اجلاسوں میں دو دن آئے اور آپ کے وزیراعظم صاحب کا بھی یہ تھا کہ میں خود سوالات کا جواب دوں گا اور ہر اجلاس میں بھی آؤں گا لیکن وہ قومی اسمبلی کی بات ہے، اگر یہاں پر میرے سی ایم کے بارے میں جو باتیں ہیں، ایک بات سوات کے حوالے سے آ گئی، میرے اپوزیشن کے ممبر اس کو اٹھانا چاہتے تھے کہ ہمارے سی ایم صاحب کے ساتھ صحیح نہیں ہوا ہے، میں نے کہا کہ یہ سی ایم اس کا نہیں ہے، سی ایم ہمارا بھی ہے، آپ نے اس بات کو نہیں اٹھانا کیونکہ ہم نے سی ایم کی کرسی کی عزت کی لاج رکھنی ہے، یہ نہیں ہے کہ یہ سی ایم تحریک انصاف کا ہے لیکن تحریک انصاف کا اگر چیف منسٹر اس طرح ہو کہ وہ آپ کے سامنے، عاطف خان کے سامنے اور لاء منسٹر کے سامنے کلاس فور پہ بات کریں، یہ بات تو ہو گئی اور کلاس فور کی جتنی بھی Appointments ہیں وہ ایم پی ایز کے Through ہوں گی لیکن بہت چھوٹی سی بات ہے، مجھے اس لیول پہ جو میں ہوں، مجھے شرم بھی آتی ہے کہ میں کلاس فور پہ بات کر رہا ہوں، ہم بھی اس کرسی پہ یہاں پر بیٹھے تھے، آپ میرے ساتھ ایم پی اے تھے، آپ اپوزیشن کے تھے، میرے ساتھ نہیں تھے لیکن آپ کا میں نے وہ لحاظ رکھا ہے جو گورنمنٹ کا ہے، آپ اس کی گواہی دیں گے، (تالیاں) میں وہ بات نہیں کروں گا، اس کے بعد چیئرمین شپ تھی، اس کا اصولی فیصلہ ہوا کہ جہاں پر تحریک انصاف کا ایم پی اے نہیں ہے، وہاں پر ڈیڈک کا چیئرمین جو ہے وہ وہ اپوزیشن سے ہوگا، ہم نے نام دیئے لکی مروت کا، کرک کا، چترال کا، دیر کا، شانگلہ کا، کچھ اور اضلاع بھی تھے، ابھی چترال کا بھی ایک ایم پی اے ہے اور وہاں پر ڈیڈک کا چیئرمین نہیں ہے کیونکہ اس کا تعلق اپوزیشن کے ساتھ ہے، ہمارے دو ایم پی ایز ایک ظفر اعظم، ایک میاں نثار گل کرک میں، ابھی تک اس کا چیئرمین نہیں ہے، لکی مروت میں آپ کا وزیر ہے، شانگلہ میں آپ کا وزیر ہے، وہاں ہمارے ایم پی ایز کے چیئرمین کی جو بات مانی گئی تھی، اس پہ ابھی تک کچھ بھی نہیں ہے، ہمارے ساتھ وہاں پر فنڈ کی بات ہوئی ہے، تین دن میں اپوزیشن کو جتنا فنڈ دے رہے ہیں وہ ہم آپ کو بتا دیں گے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> عاطف خان صاحب! آپ نوٹ کر لیں، آپ نے Respond کرنا ہے، ایک چیز کا میں Respond کروں گا کہ جو کمیٹی والی بات ہے، وہ میں Respond کروں گا۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب سپیکر صاحب! نوٹ کے بارے میں میرے خیال میں ابھی وہ وقت گزر گیا جو نوٹ کرنے والی باتیں تھیں، سپیکر صاحب! میری باتیں تفصیل سے ذرا سن لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں صرف یہی کہتا ہوں کہ نوٹ کر لیں تاکہ آپ کو جواب صحیح دیں۔

قائد حزب اختلاف: جی نوٹ کر لیں، فنڈ کا ابھی تک کچھ بھی نہیں ہے، یہ ہمارے ایم پی ایز جو ہیں، یہ ابھی تک ان کو معلوم بھی نہیں ہے کہ ہم ایم پی ایز ہیں، نہ ان کا کلاس فور ہے، نہ فنڈ ہے اور نہ وہاں پر اور بات، اس بات پر پہنچی ہے کہ تحریک انصاف کے یہ ہے لیکن ہمارے جو سیکرٹری ہیں، ابھی ایک ہفتہ پہلے میں نے سیکرٹری ایجوکیشن ارشد خان ہے یا کوئی، میں اس کو ذاتی طور پہ جانتا نہیں ہوں، میں نے فون کیا کہ ایک آدمی تین دفعہ ٹرانسفر ہوا ہے ایک مہینے میں، تو اس نے کہا کہ بڑی عجیب سی بات ہے، غلط ہے، جب میں نے سٹاف کو بھیجا تو اس نے کہا کہ آپ لوگ کیوں اس کے پیچھے پھرتے ہیں، یہ تو پی ٹی آئی کا کام ہے، آپ اپوزیشن والے یہاں کیوں آتے ہیں؟ اگر سیکرٹری کی بات میرے ساتھ اس طرح پہنچی ہے کہ وہ پی ٹی آئی کا سیکرٹری ہے، اس کا لحاظ کبھی بھی نہیں کروں گا، یہ کرسی اس کی بھی نہیں ہے اور پی ٹی آئی کی بھی نہیں ہے (تالیاں) اور یہ وقت بدلنے کا ہوتا ہے، میرے سٹاف سے اس طرح بات کرنا کہ آپ لوگ ٹرانسفر کے پیچھے کیوں آتے ہو، یہ پہلی بار میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک سیکرٹری بھی پی ٹی آئی کا سیکرٹری بنا ہے اور میں چیف سیکرٹری سے اور اس ایوان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ چیف سیکرٹری صاحب! اس سیکرٹری کا آپ نوٹس لیں، ہم نے یہاں پر باوقار عزت والے دن گزارے ہیں اور گزاریں گے، اگر ایک ایم پی اے کے لوگ اس کے پاس جاتے ہیں اور سیکرٹری کہتا ہے کہ یہ گورنمنٹ کے لوگ صرف آئیں گے، آپ نہیں آئیں گے، اس سیکرٹری کا ہم اس سیکرٹریٹ میں داخلہ بند کریں گے، یہ کسی کے باپ کی جاگیر نہیں ہے، یہ صوبہ ہمارا ہے، اس صوبے میں ہمارا بھی حق ہے، ہم وہ بات نہیں کرتے کہ جس طرح سے یہ آئیں گے یا جائیں گے لیکن باوقار انداز جو ہے وہ ہمیں آتا ہے اور ہم اس کو سیدھا کرنے کی بھی ان شاء اللہ صلاحیت رکھتے ہیں، آپ کے Through اور ہیلتھ منسٹر کے Through جنوبی اضلاع کے سارے ایم پی ایز کے ساتھ گیس رائلٹی پہ بات ہوئی، میرا چیف منسٹر صاحب ایم این اے کو بلاتا ہے اور میرے ساتھ Commitment کرتا ہے کہ ایم اپی ایز کے ساتھ میں بات کروں گا اور اس کے Through ہوگا اور وہاں پر بھی ایم پی ایز جو ہیں وہ بیچارے اس سے کوئی بات بھی نہیں ہوگی۔ جناب سپیکر صاحب! ہم نے اس ایوان کو ایک وقت تھا جو کہ اس ایوان کو ایک پشتونوں کا جرگہ سمجھ کر چلایا ہے لیکن ابھی جو تبدیلی آئی ہے، وہ میرے خیال میں اس جرگے کو بھی Sabotage کر رہے ہیں، ان روایات کو بھی ختم کر رہے ہیں، چھوٹے اور بڑے کے احترام کا جو رشتہ ہے وہ بھی میرے خیال میں اس صوبے سے ابھی مزید ختم ہو رہا ہے،

یہ کوئی بات نہیں کہ اس سٹیج پر مجھے فنڈ ملے یا نہ ملے، فنڈ کی سیاست ہم نہیں کر رہے ہیں، یہاں پر آپ کے ساتھ جو لوگ ہیں، یہ نظریات کی سیاست کر رہے ہیں لیکن اگر فنڈ بھی آپ اپنے ایم پی ایز کو دے رہے ہیں تو آپ ہمیں بھی دیں گے، ورنہ اسمبلی میں آج آپ کو کہتا ہوں کہ یہ ہم چلنے نہیں دیں گے۔ (تالیاں) یہ الفاظ جب میں کہہ رہا ہوں، یہ بڑے دکھ سے بھری ہوئی بات ہے، میرے دل میں کہ میں نے جب آغاز کیا اور تقریباً آٹھ مرتبہ منتخب ہوا، ایم این اے بھی اور ایم پی اے بھی، اس اسمبلی میں بات کر رہا ہوں کہ اس کو چلنے نہیں دوں گا، تو میں ووٹ کس لئے ڈالتا ہوں، میں وہاں پر کیوں کھڑا ہوں کہ آپ مجھے پراونشل اسمبلی کا ایم پی اے بنانے کے لئے ووٹ دے دیں لیکن حالات اس نہج پہ آ گئے ہیں کہ سپیکر صاحب! مزید ناقابل برداشت باتیں ہیں، تو اس پہ آپ نے تو بات کی کہ نوٹ کر لیں، ہمارے سارے محترم ہیں، جو یہاں پر آپ کے سینیئرز ہیں لیکن نہ انہوں نے وہ Commitment پوری کی، نہ چیف منسٹر نے پوری کی اور بڑے احترام کے ساتھ کہ نہ آپ نے پوری کی، ابھی ہمارے لئے راستہ آپ بتا دیں کہ جب ہمارے ساتھ Commitment آپ نے کی اور سی ایم کی بھی ٹھیک نہ ہو، آپ کے سینیئر وزراء کی بھی نہ ہو اور آخری التجاء ہم آپ سے کرتے ہیں اور آپ نے بھی ہمیں دی ہوئی چیز اس طرح چھین لی، میرے خیال میں روایات میں بھی نہیں ہیں کہ جس طرح آپ نے ہم سے، ہمیں کیا ہے جی، ہمیں معلوم نہیں ہے کہ چیئرمین کی حیثیت کیا ہوتی ہے؟ اس کی Recommendations ہیں، یہ اختیار ہے، اگر زراعت میں خوشدل خان ہوتا تو کون سی تباہی آنے والی تھی؟ یہاں پر اس صوبے میں میرے خیال میں کچھ چھپانے کی کوشش کی گئی ہے اور وہ تو ہم ویسے بھی ابھی فلور پہ لائیں گے جو چھپانے کی باتیں ہیں، وہ اگر سٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر ہے، وہ بھی اٹھا سکتا ہے اور چیئرمین بھی ہے، تو میں بڑے ناراضگی کی انداز میں، میں نے آپ سے بات کی اور ایک وہ بات جو کہ ابھی تو ہونا چاہیئے تھا کہ نوٹ والی باتیں نہ ہوں، مجھے صرف یہ بتا دیں کہ یہ ڈیڈک کی چیئرمین شپ ہم سے کیوں لی؟ بی آر ٹی پہ آپ نوٹس کیوں نہیں لے رہے؟ پورے ملک میں یہ تو آپ خود ابھی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے چیئرمین ہیں نا، تو اگر آپ پنجاب کے لئے مناسب کرتے ہیں، میں جب سی ایم تھا تو اس کے بعد میری Accountability اے این پی کی گورنمنٹ نے بھی کی، پانچ سال آپ لوگوں نے بھی کی اور ابھی مزید بھی آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ میری Accountability کریں، میری پانچ سال کی کارکردگی کو ضرور آپ لوگ دوبارہ کریں لیکن یہ آپ کے

گزرے ہوئے پانچ سال میرے حوالے کرو، اپوزیشن کا یہ مطالبہ ہے کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا چیئرمین جو ہے، ابھی اپوزیشن سے ہونا چاہیئے، Thank you very much۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، جناب درانی صاحب۔ آپ نے بات کرنی ہے، لیاقت خان صاحب کا مائیک کھولیں۔

<u>جناب لیاقت علی خان:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب! درانی صاحب کی باتوں سے اور میں بہت ساری باتوں سے اتفاق کرتا ہوں لیکن ریکارڈ درست کرنے کے لئے، اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں بھی ان کے ساتھ ایم پی اے تھا اپوزیشن میں تو انہوں نے میرا فنڈ نوشہرہ کا روکا، انہوں نے نوشہرہ کیلئے جو فی میل ایم پی ایز نے فنڈ لیا تو وہ بھی روکا، یہ بھی اس ایوان میں ہوا، ان کی چیف منسٹری میں، چیف منسٹر صاحب کو آنا چاہیئے، یہ بات ان کی صحیح ہے لیکن ان کی یاداشت کے لئے میں ان سے عرض کرنا چاہتا ہوں، آپ گواہ ہیں اس بات کے کہ درانی صاحب نے، خود بھی نہیں ہٹیں گے اس بات سے، (تالیاں) یہ بھی حقیقت ہے اور اس کو آپ ریکارڈ سے چیک کر سکتے ہیں کہ انہوں نے نوشہرہ کے لئے آخری سال فنڈ دیا کہ نہیں؟ انتقاماً انہوں نے بند کیا، تو میں ان سے احترام سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ریکارڈ درست کرنے کے لئے، مہربانی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو جی، نگہت صاحبہ!

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ۔ 2002 میں آپ اور میں اکٹھے درانی صاحب کی حکومت میں تھے اور یہ میرا چوتھا Tenure ہے اور میں نے جو مارکنگ کی ہے، Although کہ درانی صاحب ایک سخت ایڈمنسٹریٹر تھے اور میری اور ان کی بول چال بھی نہیں تھی لیکن اس کے باوجود آپ کو بھی فنڈ ملا، مجھے بھی فنڈ ملا، As a woman، بینارٹی کو بھی فنڈ ملا، مجھے سمجھ نہیں آتی ہے کہ کوئی اگر یہاں پہ یہ کہہ دے کہ ایم ایم اے کی گورنمنٹ میں یا اس کے بعد اے این پی یا پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ میں یا اس سے پہلے جو آپ کی گورنمنٹ ہے، اس میں بھی ہمیں تھوڑا بہت حصہ ملا لیکن ہمیں جو سب سے زیادہ حصہ ملا، وہ ہمیں ایم ایم اے کی گورنمنٹ میں اور اے این پی اور پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ میں ملا۔ جناب سپیکر صاحب! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ Custodian of the

House ہیں اور یہاں پہ اگر ایک شخص کھڑے ہو کر، ہمارا جو ایک Honorable MPA ہے، انہوں نے جو 2002 والی جو کثر تھی وہ 2013 سے لے کر 2018 میں اتنی پوری کر دی ہے کہ وہ آنے والی نسلیں بھی ان کی جیت جائیں گی۔ اگر فنڈ پہ ہو گا اور اگر نوکریوں پہ ہو گا، یہاں پہ تو ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ شانگلہ کی نوکریاں جو ہیں تو وہ نوشہرہ میں ساری گئی ہیں، یہاں پہ تو ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ جنوبی اضلاع کی نوکریاں جو ہیں تو وہ بھی نوشہرہ میں گئی ہیں، بات یہ ہے کہ میں درانی صاحب کی جو باتیں انہوں نے کی ہیں، میں ان کے ساتھ بالکل Agree کرتی ہوں، آپ نے جو نوٹ والی بات کی ہے، یہ آپ کے بعد عاطف صاحب نے قلم اور پنسل سنبھالا ہے، اس سے پہلے کوئی منسٹر قلم اور پنسل سنبھال کر نہیں رکھتا تھا کہ ہم نے اپوزیشن کو جواب دینا ہے، جواب کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ، میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دیتی ہوں اور اپنی پارٹی کی مثال دیتی ہوں کہ بی بی محترمہ بینظیر بھٹو صاحبہ اگر سترہ لوگوں پہ قومی اسمبلی میں اپوزیشن کر سکتی ہیں تو یہاں پہ ہم چالیس لوگ جو ہیں وہ اس اسمبلی کو چلنے تک نہیں دیں گے، اگر ہمارے حقوق پہ ڈاکہ ڈالا گیا (تالیاں) جناب سپیکر صاحب! ہم آپ کی کرسی کی بہت زیادہ عزت کرتے ہیں اور یہ کرسی ہمارے لئے اہمیت کی حامل ہے، آپ As a Custodian of the House آپ چیف منسٹر سے بھی بات کریں، آپ اپنے اور منسٹروں سے بھی بات کریں کہ وہ جو بھی Commitment انہوں نے کی ہوئی ہے ہمارے ساتھ، اگر فنڈ نہیں ہے تو نہیں ہے لیکن جیسے درانی صاحب نے کہا جو فنڈ اگر ان کو ملے گا تو وہ اپوزیشن کے تمام ممبران کو بھی ملے گا اور اگر نہیں ملے گا تو پھر یہ اسمبلی چلنے والی نہیں ہے۔ تھینک یو، جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں۔

<u>میاں نثار گل:</u> جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایک منٹ، ٹائم دیتا ہوں آپ کو، ابھی تو حکومتی بنچز میں بھی کسی کو میری اطلاعات کے مطابق فنڈ نہیں ملا اور جب فنڈ ملے گا تو اپوزیشن کو یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی Ignore کرے اور جب ہو گا تو میرے خیال میں یہ عاطف خان صاحب ہی اس کا صحیح جواب دیں گے لیکن میری جو انفارمیشن ہے، ابھی تک فنڈ جو ہے کسی کو بھی نہیں ملا، (شور) That is for the running schemes اور اس کیلئے میرے خیال میں اپوزیشن لیڈر نے بات کر لی ہے، ان کی بات کا جواب ہونا چاہیئے Respond آنا چاہیئے۔ جناب عاطف خان صاحب! جو کمیٹی والی بات ہے، خوشدل خان صاحب کی، اس

کا جواب میں خود دوں گا، خوشدل صاحب کی کمیٹی کا جواب میں خود دوں گا اور عاطف خان صاحب! آپ پارلیمانی لیڈرز کی، بابک صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟ جی بابک صاحب! ایک منٹ بات کریں۔

جناب سردار حسین: میں ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں، میرے خیال میں تمام ممبران بات کرنا چاہتے ہیں تو پھر مناسب رہے گا کہ اگر حکومت کی طرف سے کوئی وزیر جواب دینا چاہے تو آپ کا شکریہ کہ -----

جناب سپیکر: اچھا چلیں، ایسا کر لیتے ہیں۔

جناب سردار حسین: آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے فلور دیا۔ جناب سپیکر! لیڈر آف دی اپوزیشن نے اپوزیشن کے ارکان سے متعلق جتنے مسائل تھے، بڑی تفصیلاً انہوں نے بات کر دی اور میں کوشش کروں گا کہ ان باتوں کو Repeat نہ کروں لیکن جناب سپیکر! وہ ایک مسئلہ جو خوشدل خان صاحب نے اور آپ کو بھی پتہ ہے کہ اپوزیشن اور حکومتی ارکان کا آپ کی سربراہی میں ایک اجلاس ہوا، سٹینڈنگ کمیٹیوں کے حوالے سے اور اسی بات پہ اپوزیشن اور حکومت کا آپ کی سربراہی میں اتفاق رہا کہ آپ ہمیں کمیٹیاں دیں، پھر وہ کمیٹیاں جو آپ نے اپوزیشن کو دیں، جناب سپیکر! عوامی نیشنل پارٹی کے حصے میں زراعت کی کمیٹی آئی اور چونکہ خوشدل خان صاحب ہمارے سینیئر ممبر تھے، ہم نے Nominate کیا۔ جناب سپیکر! جس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن نے بات کی، یہ بڑی حیران کن بات ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ بڑی افسوسناک ہے، ظاہر ہے پریشر آپ کی پارٹی کا، آپ کی طرف سے بھی اور آپ پہ بھی پریشر آیا اور ہم پر بھی ممبران کا پریشر آیا، ممبران کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کی کوالیفیکیشن اور Experience کے مطابق ان کو ان کمیٹیوں میں ڈالا جائے، مشکل مرحلہ ہوتا ہے لیکن ایک Commitment تھی جس کا ذکر ہوا، اب اس طرح تو نہیں ہے، ہم اس کرسی کو بڑی آنر کی نظر سے دیکھتے ہیں اور وہ اسی وجہ سے کہ آپ Custodian of the House ہیں اور ہمیں آپ سے یہی توقع تھی کہ جتنا بھی پریشر گورنمنٹ کی پارٹی سے آ جائے، آپ اس پریشر کو سنبھال لیں گے لیکن اس طرح نہیں ہوا، آپ نے رکن اسمبلی کو کمیٹی کی چیئرمین شپ سے ہٹایا اور ہم کوشش کرتے رہے، ریکوئسٹ کرتے رہے، لیڈر آف اپوزیشن نے بات کی اور میں تمام اپوزیشن کی مشاورت کے بعد لیڈر آف اپوزیشن سے بھی میں نے مشاورت کی اور میں دیگر ارکان سے بھی مشاورت کرتا ہوں کہ ایک کمیٹی کا چیئرمین آپ نے بنایا اور پھر آپ نے اس کو ہٹایا، میں ڈیڈلائن نہیں دینا چاہتا، نہ میں دھمکی دینا چاہتا ہوں لیکن میں یہ ضرور آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر خوشدل خان Reinstate نہ رہے، زراعت کمیٹی کے دوبارہ چیئرمین نہ رہے تو اپوزیشن کے تمام ممبران

سٹینڈنگ کمیٹیوں سے استعفیٰ دیں گے اور ان شاء اللہ یہ ہمارا Final decision ہوگا اور یہ ہمارا فائنل فیصلہ ہوگا۔ (تالیاں) جناب سپیکر! ایک ملک میں دو پیمانے نہیں ہو سکتے، مرکز میں حکومتی پارٹی اس چیز کا کریڈٹ لیتی رہی ہے کہ شہباز شریف صاحب کو پی اے سی کا چیئرمین نہیں ہونا چاہیئے اور یہ دے رہے ہیں کہ چونکہ پچھلی حکومت مسلم لیگ کی تھی، اس لئے جناب شہباز شریف Justification صاحب کو کمیٹی کا چیئرمین نہیں ہونا چاہیئے لیکن جناب سپیکر! یہاں پہ مسئلہ بالکل مختلف ہے، یہ اسمبلی خیبر پختونخوا کی اسمبلی 1988 کے رولز پہ چل رہی ہے، میرے خیال میں بتیس سال ہو گئے ہیں، بتیس سال سے ان رولز میں Changes لانی چاہیئے جناب سپیکر! ویسے بھی سپیکر Custodian of the House ہوتا ہے، اب اس کا کیا کام رہتا ہے کہ جب Custodian of the House کو حکومتی امور میں آڈٹ پیروں میں اور پھر اگر دیکھا جائے، اصولی طور پہ اخلاقی طور پہ جس طرح ذکر ہوا کہ پچھلی حکومت پی ٹی آئی کی تھی اور اب بھی حکومت پی ٹی آئی کی ہے تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ پی ٹی آئی کے ارکان جو ہیں وہ پی ٹی آئی کا آڈٹ کریں گے؟ اور دوسری طرف اگر دیکھا جائے تو نو ممبران ہیں، نو میں سے چار ممبران پی اے سی کے وہ اپوزیشن کے ہیں اور پانچ ممبران حکومت کے ہیں۔ جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ Being Custodian of the House اخلاقی طور پہ آپ پی اے سی کو چیئر نہ کریں، وہ حکومتی معاملات ہیں، آپ نے یہاں پہ حلف اٹھایا ہے کہ آپ Without fear اور Without favour اس کرسی اور اس منصب کے جو اختیارات ہیں، جو لوازمات ہیں، جو ذمہ داریاں ہیں، وہ آپ نے اگر نبھائیں گے۔ جناب سپیکر! میں دیکھ رہا ہوں، میں پی اے سی کے نئے ارکان پہ اعتراض نہیں کر رہا لیکن بہت سارے ایسے پیرے ہیں جو ادھر ادھر ہو گئے ہیں، وہ ادھر ادھر ہو گئے ہیں تو یہ جو پی اے سی ہے، یہ بہت بڑا تنازعہ بن گیا ہے، لہذا میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ Custodian of the House ہوئے، قائمہ کمیٹی بنانے کا اختیار آپ کو ہے، لہذا فوری طور پہ آپ مستعفی ہوں پی اے سی کی کمیٹی سے اور یہ اپوزیشن کے ساتھ ملکر ایک ایسی پی اے سی کمیٹی آپ بنائیں جناب سپیکر! جو حقیقی معنوں میں ان سارے معاملات کا آڈٹ کر سکے۔ میں دوسری طرف آنا چاہتا ہوں جو ایک مسئلہ ہے، جائیکا کا مسئلہ، یہاں پہ منسٹر کمیونیکیشن بیٹھے تھے، ابھی نہیں ہیں، Donor funded scheme ہے جناب سپیکر! وہ تو سینیئر منسٹر جواب دے دیں گے، فنڈز کے حوالے سے، Donor funded scheme ہے جناب سپیکر! جائکا جاپان کس مقصد کے لئے ہمارے صوبے کو سپورٹ کر رہا ہے، وہ آپ کو بھی پتہ ہے اور

ہمیں بھی پتہ ہے، درانی صاحب جب چیف منسٹر تھے، ان کے دور میں بھی جائکا نے یہاں پہ کام کیا ہے، ہمارے دور میں بھی جائیکا نے یہاں پہ کام کیا ہے اور ابھی پی ٹی آئی کی اس حکومت میں بھی جائکا یہاں پہ کام کر رہا ہے۔ جناب سپیکر! ہم نے بار بار ریکوئسٹ کی ہے کہ JICA Consultant کے ساتھ ملکر Qualification اور Disqualification کا جو Criteria پہ عمل پیرا ہے، حکومت بری طرح اس چیز میں مداخلت کر رہی ہے، یہ کس طرح Qualification ہے کہ پی ٹی آئی کا کوئی ایم پی اے اس کے حلقے میں جاتا ہے اور وہ Qualify کرتے ہیں، اپوزیشن کے جتنے بھی حلقے ہیں وہ ایک قلم سے ساری Constituencies disqualify ہوتی ہے، جائیکا پراجیکٹ کے لئے میں نے جائیکا کے آفس سے بھی رابطہ کیا ہے، میں نے ان کو بتایا ہے کہ اگر آپ نے ایک مخصوص پارٹی کو سپورٹ کرنا ہو تو ہمارے صوبے میں تو It`s okay، اگر آپ نے حکومت کو سپورٹ کرنا ہو اور یہ قرضہ پھر صوبے کے سارے عوام نے دینا ہو تو جو آپ کا Criteria ہے، اس Criteria کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر پی ٹی آئی کے ایم پی ایز کی Constituencies qualify کرتی ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن حکومت، سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو، حکومتی ارکان کی Constituencies کو خود سے Disqualify کرتے ہیں تو پھر جناب سپیکر! ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جو سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو ماہانہ لاکھوں نہیں کروڑوں روپے، ایک طرف سے کہہ رہے ہیں کہ کرپشن نہیں ہے، وہ بتائیں، یہ جو منسٹر کمیونیکیشن یہاں پہ بیٹھے ہیں وہ آئیں یا میرے سامنے آئیں، یہاں پہ قرآن پاک رکھیں، میں بھی ہاتھ رکھوں گا اور یہ منسٹر بھی ہاتھ رکھیں، یہاں اسمبلی کے سامنے وہ سیکرٹری (تالیاں) کمیونیکیشن کو بلائیں کہ وہ آیا کروڑوں روپے کمیشن لے رہا ہے کہ۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Please, call the Minister Communication to sit in the House. He is somewhere in the lobby, he should come over here and respond to Babak Sahib.

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر! صوبے کے کسی ایک سیکرٹری کو اپنی نوکری پکی کرنے کی خاطر دو ممالک کے تعلقات خراب نہیں کرنے چاہئیں، جاپان اور پاکستان کے تعلقات ہیں، اگر ایک سیکرٹری کی یہ کوشش ہے کہ وہ وزیر اعلیٰ کو Oblige کرے اور وزیر اعلیٰ کے حلقے میں ایک سو کلو میٹر روڈ، سو کلو میٹر روڈ جو ایک کلو میٹر پہ مشتمل ہو، جو ڈیڑھ کلو میٹر پہ مشتمل ہو یا وزراء اور ایم پی ایز کے حلقوں میں کہ وہ کوالیفائی بھی نہیں کرتے ہیں جناب سپیکر! ان کو Oblige کرنے کے لئے دو ممالک کے تعلقات اگر خراب کرنے ہوں گے تو پھر اس کی ذمہ دار پی ٹی آئی کی حکومت ہوگی، لہذا میں نے پہلے بھی کہا تھا، اپوزیشن لیڈر

یہاں پہ بیٹھے تھے اور میرے خیال میں ابھی دوبارہ بھی آئیں گے، ہم کورٹ میں بھی جائیں گے تو یہ مسئلہ دو ممالک کے درمیان ہے۔ جناب سپیکر! حکومت کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں، اب جو اپوزیشن کے ممبران الیکٹ ہو کے آئے ہیں، آیا اس صوبے کے وسائل پہ ان ممبران کا حق نہیں ہے، جس طرح ملک میں NFC ہے، اسی طرح صوبے میں PFC ہے، صوبے کو کسی صوبے کے وسائل کو گھر کی جاگیر سمجھ کر تقسیم کی ہر فورم پہ مخالفت ہو گی بلکہ جس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا ہے کہ مخالفت سے ہٹ کر، مخالفت سے آگے جا کے ان شاء اللہ اسی اسمبلی فلور پہ ہم وہ مزاحمت کریں گے کہ ایک منٹ یہ اسمبلی ہم چلنے نہیں دیں گے، لہذا بڑے مؤدبانہ طریقے سے جو Commitment کی گئی ہے، ہمارے حلقوں میں اپوزیشن کے تمام حلقوں میں جو ایم این ایز آئے ہیں، جو منسٹرز ہیں، وہ مداخلت کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! مسئلے کی سنگین نوعیت کو میرے خیال میں حکومت کو سمجھنا چاہیئے، حکومت میں سلجھے ہوئے لوگ موجود ہیں، حکومت کے سینیئر منسٹرز یہاں پہ موجود ہیں، حکومت یہاں پہ ایک بات ہو گئی اور میرے محترم خٹک صاحب اٹھے ہیں، بالکل میں اس چیز سے اتفاق کرتا ہوں کہ ان کے حلقے کو فنڈ نہیں ملا ہو گا، میں اختلاف نہیں کرتا لیکن حکومت فراخدلی کا مظاہرہ کرے، میں نے پہلے بھی فلور آف دی ہاؤس چیلنج کیا تھا، بلکہ میں ریکوئسٹ کرتا ہوں، چیلنج نہیں کروں گا کہ ایم ایم اے دور کا ہو، وہ بھی آپ اٹھائیں، اے این پی دور کو بھی آپ اٹھائیں اور پچھلے پی ٹی آئی دور کو بھی اٹھائیں اور اس صوبے میں جتنے حلقے ہیں، ان کا ریکارڈ اسمبلی فلور پہ سامنے لے آئیں کہ کس حکومت میں اپوزیشن کے ساتھ اتنی بہت زیادہ زیادتی ہو گئی تو پھر یہ مسئلہ آسان ہو جائے گا، ایک دوسرے پہ الزام نہیں لگائیں گے اور مجھے امید ہے ان شاء اللہ کہ آج آپ رولنگ دیں، آج آپ ایک پارلیمانی کمیٹی بنائیں، ان تین دور حکومتوں کیلئے آپ ایک پارلیمانی کمیٹی بنائیں اور وہ پارلیمانی کمیٹی کی جو رپورٹ ہے، وہ اسمبلی کے سامنے آنی چاہیئے کہ کس دور حکومت میں اپوزیشن کے ساتھ سب سے زیادہ زیادتی کی گئی ہے۔ جناب سپیکر! مجھے امید ہے ان شاء اللہ، مجھے امید ہے اور آپ جس طرح میں نے ذکر کیا، منسٹر صاحب یہاں پہ بیٹھے ہیں، ابھی سروے ہو رہا ہے، فیزیبلٹی رپورٹ بن رہی ہے، آپ بلائیں اور یہ حکومتی ممبران کے لئے بھی ایک بہت بڑا وہ ہو گا، یہ جو میں بات کر رہا ہوں، یہ صرف اپوزیشن ممبران کے لئے نہیں ہے، یہ پی ٹی آئی کے ان ممبران کے لئے بھی ہے کہ آپ دیکھیں کہ آپ لوگوں کے حلقوں میں کتنا روڈ آپ لوگوں کو ملا اور جو کچن کیبینٹ کے لوگ ہیں، انہوں نے اپنے حلقوں میں کتنے کتنے کلومیٹر روڈ جو ہے وہ اپنے لئے خود سے کوالیفائی کیا ہے؟ یہ جو میں مطالبہ کر رہا ہوں، یہ صرف

اپوزیشن کے حلقوں کے ساتھ نہیں ہے، یہ پی ٹی آئی کے بھی بہت سارے ممبران ایسے ہیں، میں حلقے کا نام نہیں بتانا چاہتا لیکن ایک حکومتی ممبر جو ایک عہدے پر ہے، وہاں پر 95 کلو میٹر روڈ اور چارپل، آیا یہ اختیار کا ناجائز استعمال نہیں ہے؟ اس صوبے میں 99 حلقے ہیں، آیا 95 کلو میٹر روڈ اور چارپل صرف اسی وجہ سے ایک حکومتی چہیتے ممبر یا بڑے عہدے والے کے حلقے میں جا رہے ہیں کہ اس کے پاس اختیار ہے، آیا یہ اختیار کا ناجائز استعمال نہیں ہے؟ یہ بھی میں بتاؤں کہ یہ Loan ہے، یہ قرضہ ہے، اس قرضے کو سارے صوبے کے عوام نے واپس کرنا ہے تو پھر یہ اختیار حکومت کو یا چند وزراء کو، چند ممبران کو کس نے دیا ہے کہ جو Loan سارے صوبے نے واپس کرنا ہے، انہی وسائل کو آکے صرف اپنے حلقوں میں لگائیں۔
جناب سپیکر! تو یہ سارے مسائل آپ کے نوٹس میں لانے تھے اور مجھے امید ہے، اب بھی مجھے اس کرسی سے امید ہے کہ ان شاء اللہ انصاف کے تقاضے جو ہیں وہ پورے کریں گے۔

ذاتی وضاحت

جناب سپیکر: پہلی بات تو یہ ہے کہ میں دو چیزیں کلیئر کر لوں جو مجھ سے Related ہیں اور پھر میں عاطف خان صاحب کو فلور دیتا ہوں۔ ایک تو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی جو بات آپ کر رہے ہیں، کاش کہ یہ نہ بخت جہاں صاحب اس کے چیئرمین ہوتے اور نہ چغرمتی صاحب، تو آج پھر مجھے بھی کوئی حق نہیں تھا لیکن مجھے افسوس ہے کہ اپنے ادوار میں آپ نے (تالیاں) ان کو چیئرمین بنایا اور یہ رولز آف بزنس کے تحت بنے تو آج اگر میں چیئرمین ہوں تو میں ایک قانون کے تحت ہوں اور By default ہوں، مجھے کس نے بنایا، مجھے قانون نے بنایا ہے اور میں نے پہلے دن کہا تھا کہ میں ادھر جو بھی بزنس ہوگا، میں اس بک سے بالکل آگے پیچھے نہیں ہٹوں گا اور رول 159، رول 159، رول 159 کے تحت سپیکر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے چیئرمین ہوں گے So, I am the chairman, so, unless there is amendment آپ نہیں لاتے، So, I will remain the Chairman اور دوسری بات میں آپ کو بتا دوں، خوشدل صاحب گواہ ہیں اور Really, I am very much impressed in the Public Accounts Committee, his performance in that Committee اور باقی بھی سارے آنریبل ممبرز، کسی کو بھی ہم معاف نہیں کرتے جو بھی ہمارے سامنے آڈٹ پیرا آتا ہے، آپ نے ایک بات کی کہ آڈٹ پیرے ادھر ادھر ہو گئے تو وہ آڈٹ پیرے خود آڈیٹر جنرل کی طرف سے آتے ہیں، خوشدل خان صاحب اس کے ممبر ہیں، کوئی آڈٹ پیرا ادھر ادھر ہوا ہے تو یہ ابھی فلور پہ کھڑے

ہو کے بتادیں اور ہم سارے ممبر، اس میں نگہت بی بی بھی بیٹھی ہیں، سارے ہم Consensus سے Decision کرتے ہیں، ابھی تک کسی ایک کیس کو بھی ہم نے معاف نہیں کیااور ہم نے پونے پانچ ارب روپے کی ریکوری کی ہے، This is on the record۔ دوسری بات، پبلک اکاؤنٹس، یہ جو ہے ایگریکلچر کمیٹی کا، دیکھیں، آپ نے خود ایک ریزولیشن کے ذریعے سپیکر کو یہ اختیار دیا ورنہ دوسرا تو قانون موجود ہے کہ الیکشن کروائیں لیکن وہ کبھی ہوا نہیں ہے اور Possible بھی نہیں ہے، بڑا مشکل ہے اور الیکشن ہوتا تو ساری کی ساری سیٹیں یہ ٹریژری بنچز، They are in majority، یہ جیت جائیں گے So, we have decided، بلکہ آپ لوگوں نے خود یہ فیصلہ کیااور مجھے اختیار دیا تو جس کو Appoint کرنے کا اختیار ہوتا ہے اس کو Removal کا بھی ہوتا ہے۔ میں مثال دیتا ہوں خوشدل خان صاحب کے اپنے دور کی، میرے سامنے یہ دو ڈاکومنٹس ہیں، خوشدل خان صاحب جب یہ ایکٹنگ سپیکر بنے 28 جولائی 2011 کا یہ ہے اور جس کا نمبر 38814 اور اس میں In exercise of the residuary power, conferred on me under rule 241 of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby dissolve the existing Finance Committee of Provincial Assembly Khyber Pakhtunkhwa. جب انہوں نے خود ایک کمیٹی Dissolve کی، As a Speaker اور پھر دوسری کمیٹی بھی انہوں نے بنائی، اس کا نمبر 38683 اور غلطی ہو گئی، یہ 14(388) والی پہلے اور یہ 683 والی بعد میں ہو گی لیکن۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر! مجھے بھی جواب دینے کا حق ہے، مجھے اس کا جواب دینے دیں تاکہ میں اس کو Explain کر دوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> پھر آپ دیں جواب، بالکل You must explain، اس میں آپ کہتے ہیں کہ In pursuance of provision of, first let me-----

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> آپ کو پتہ نہیں ہے کہ میں نے یہ کیوں کیا، اس کو کیوں Dissolve کیا؟ مجھے اس کو کلیئر کرنے دیں۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> No, then you please listen to me. Please, this is by time, no please۔ آپ تشریف رکھیں

(شور)

<u>Mr. Speaker:</u> After that-------

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> آپ بات کریںAfter that،اس کے بعد آپ بات کریں، پھر کریں، الیکشن کرالیں۔

(شور)

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> کمیٹیوں کے الیکشن، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، الیکشن کروالیں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> خوشدل صاحب! یہ چلتا ہے یا نہیں چلتا، اس کو چلاؤ نا۔

(شور)

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> خوشدل خان صاحب! کیا فنانس کمیٹی سٹینڈنگ کمیٹی نہیں ہے؟ رولز نکالیں جی، Where is the rule Secretary Sahib?

<u>جناب سپیکر:</u> آپ اگر اپنے لیٹر سے Deny کرتے ہیں، خود کمیٹی توڑ دی، خود کمیٹی بنائی اور جب میں نے توڑ دی تو میرے اوپر اعتراض آگیا، So آپ، اچھا، دوسری بات، میں صرف Clarification کرنا چاہتا تھا، بابک صاحب! یہ Subjudice ہے، یہ کورٹ میں ہے، اس پہ زیادہ بات نہیں کرنی چاہیئے۔ خوشدل خان صاحب کورٹ میں گئے ہوئے ہیں۔

Let the decision come from the court. So, you are not allowed to speak more, this is subjudice; this is subjudice.

(شور)

<u>Mr. Speaker:</u> Mr. Khushdil Khan, this is subjudice.

(شور)

<u>Mr. Speaker:</u> This is subjudice.

(شور)

<u>Mr. Speaker:</u> This is subjudice, please take your seat, please take your seat.

(شور)

Mr. Speaker: This is subjudice, you can't speak.

(شور)

Mr. Speaker: You can't speak more, this is subjudice, this is subjudice, this is subjudice.

جناب سپیکر: اگر آپ اس پہ بات کریں گے تو یہ Contempt، آپ رول 240 پڑھ لیں۔

(شور)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا کر رہے ہیں، اس کے اوپر آپ کورٹ میں گئے ہیں، ہم نہیں گئے یا تو اپنی ریزولیوشن واپس لے لیں، Go for the election, I don't mind۔

(شور)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عاطف خان صاحب! آپ بابک صاحب کو اور اپوزیشن لیڈر صاحب کو جواب دیں، پلیز تشریف رکھیں۔

(شور)

جناب سپیکر: پلیز تشریف رکھیں، بعد میں پھر آپ کو موقع دیتا ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب! بعد میں موقع دے دیتا ہوں، پلیز تشریف رکھیں، پلیز آنریبل ممبرز آف اپوزیشن، تشریف رکھیں۔ آپ سینیئر منسٹر کا جواب سن لیں، بڑے Important issues اٹھائے ہوئے ہیں آپ لوگوں نے، Response لے لیں، یہ چیزیں Kill ہو جائیں گی۔ بابک صاحب! Response لے لیں، Response لے لیں آپ۔

(شور)

جناب محمد عاطف {سینیئر وزیر (برائے سیاحت، کھیل)}: میں جواب دے دوں سپیکر صاحب!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، عاطف خان صاحب! جواب دے دیں۔

سینیئر وزیر (برائے سیاحت، کھیل): میری اگر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عاطف خان صاحب! جواب دے دیں، جواب تو لے لیں، درانی صاحب نے بڑے اہم نکتے اٹھائے ہوئے ہیں، آپ نے اٹھائے ہوئے ہیں، جواب لے لیں۔

سینیئر وزیر (برائے سیاحت، کھیل، ثقافت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! اگر تھوڑی اجازت دے دیں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹریژری بنچز والوں کو بیٹھنے کے لئے کہہ دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا کروں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹریژری بنچز والوں کو بھی بٹھادیں۔

سینیئر وزیر (برائے سیاحت، کھیل): جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹریژری بنچز والے پلیز، آپ بھی تشریف رکھیں۔

جناب بابر سلیم سواتی: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بھی تشریف رکھیں، پلیز سواتی صاحب، تشریف رکھیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! آپ بھی اپنی کرسی پہ، بابک صاحب! آپ اکیلے بات کر لیں۔ عاطف خان صاحب! آپ ذرا تشریف رکھیں۔

جناب بابر سلیم سواتی: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کو ذرا بٹھادیں، آپ پھر بات کر لیں۔ جی، بابک صاحب!

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بابک صاحب کے پاس فلور ہے اب۔

جناب سردار حسین: وہ ادھر سے کوئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بات کریں۔

جناب سردار حسین: اچھا، جناب سپیکر! دیکھیں، بڑے احترام کے ساتھ، بڑے احترام کے ساتھ، بتیس سالہ پرانا رول، بتیس سالہ پرانا رول۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو اپنے دور میں کیوں ختم نہیں کیا؟

جناب سردار حسین: آپ کی بات صحیح ہے، مانتاہوں، مانتاہوں (تالیاں) فلور آف دی ہاؤس ماننے کوتیار ہوں، انکار نہیں ہے۔ جناب سپیکر! لیڈر آف دی اپوزیشن نے ایک بات کہی کہ اس صوبے میں ایک وقار رہاہے اور ہم نے کوشش کی ہے کہ چھ مہینے تک وہ وقار رکھا جائے لیکن اس اسمبلی میں بدقسمتی سے سارے صوبے کے لئے ہم قوانین بنارہے ہیں اور بنا سکتے ہیں لیکن اس اسمبلی میں ہم بات نہیں کر سکتے، اس اسمبلی میں آپ کی حکومت نے ایک بندے کو، دو بندوں کو خود سے 20 گریڈ دیتے ہو، 21 گریڈ دیتے ہو، جناب سپیکر! بات چلی جاتی ہے عدالت میں، عدالت سے فیصلہ آجاتا ہے، بات چلی جاتی ہے سروس ٹریبونل میں، سروس ٹریبونل فیصلہ دیتاہے اور سروس ٹریبونل ہمارے Setting Speaker کے خلاف اور جو ہمارے Ex Speaker ہیں، ان کے خلاف مہذب زبان میں اس کو گالیاں کہتے ہیں کہ یہ جو، یہ Subjudice ہے لیکن یہ ادھر ہو سکتاہے، ادھر اس پر بات ہو سکتی ہے، ادھر اگر نہیں ہو سکتی تو پھر میں ادھر کروں گا، تو مجھے بات کرنے دیں، میں پھر ادھر کروں گا بات۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر!

جناب سردار حسین: ہم سارے پھر ادھر کریں گے۔۔۔۔۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق): سر!

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ، ایک سیکنڈ، لاء منسٹر کو سن لیں، پھر آپ شروع کر دیں، Still Floor is with you but، ایک منٹ کیلئے ان کو دے دیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! میں بڑی معذرت کے ساتھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کو موقع دیتاہوں، میں آپ کو موقع دیتاہوں، وہ لاء بتارہے ہیں، پوائنٹ آف آرڈر پہ قانون بتارہے ہیں۔

جناب سردار حسین: فلور میرے پاس تھا، میں بات کر رہا تھا اور آپ نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! وہ قانون پوائنٹ آف آرڈر پہ بتارہے ہیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! اگر اس طرح ہے کہ ہم۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Some violation occurred, he is telling that.

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! اس طرح ہے کہ اگر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پھر پوائنٹ آف آرڈر کو بھی آپ نہیں مانتے، Violation والے پوائنٹ آف آرڈر کو۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو وہ پوائنٹ آف آرڈر، وہ تقریر نہیں کر رہے ہیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: میں پوائنٹ آف آرڈر پہ، میں بات بھی کرنا چاہ رہا ہوں۔۔۔۔۔

نکتہ اعتراض

Mr. Speaker: Yes please, point of order.

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: اور دوسرا، میری ریکوئسٹ یہ ہے کہ ادھر پوائنٹس اٹھیں گے، ان کے جواب بھی پھر سننے تو چاہئیں نا، ہم تو کچھ نہیں چھپا رہے ہیں لیکن ہمت پیدا کریں آپ، آپ جواب سنیں، اگر آپ پھر مطمئن نہیں ہیں تو اس کے بعد۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: ہم ہمت سے کھڑے ہیں۔۔۔۔۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: تو پھر ذرا ہمیں چھوڑ دیں تاکہ ہم جواب آپ کو دے دیں، جواب سنیں پھر (تالیاں) ذرا ہمت پیدا کریں آپ، آپ یہ ہمت پیدا کریں، آپ جواب کم از کم سن لیں، پھر یا ہم بیٹھ جائیں گے، ہم جواب نہیں دیں گے تو میں سر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! رولز سن لیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: تو میں، سر! یہ رولز میں آپ کو بتا رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بتائیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: یہ سن لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بتائیں بتائیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! یہ سن لیں، جو رولز۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! پوائنٹ آف آرڈر ہے، بابک صاحب! آپ تو بڑے منجھے ہوئے پارلیمنٹرین ہیں، This is point of order, listen, this point of order and then، پھر آپ کریں اپنی بات۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! یہ-----

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: آپ کی بات ختم نہیں ہوئی، یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے، Legallyآپ یہ باتیں سن لیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: رول219 -----

جناب سپیکر: لیکن اگر آپ Violationکررہے ہیں تو ان کا کام ہے کہ اس کی نشان دہی کر لیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جی سر!

جناب سپیکر: یس، آپ کریں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! یہ رول219 سن لیں-----

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: جی، آپ کو بھی موقع دیتے ہیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! رول 219 جو ہے، اس کا (2) Sub clause اور پھر Sub clause (2) میں جو(C) ہے-----

جناب سپیکر: جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب-----

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: اس میں ہے کہ The subject, (2) A Member while speaking shall not. اور پھر (C) میں لکھا ہے refer to a matter، سر! سن لیں نا، یہ ہمت اتنی تو پیدا کر لیں، سن تو لیں آپ-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب! اسے بات کرنے دیں، آپ رولز میں، ان کو غلط کر رہے ہیں نا، آپ اسے سن تو لیں، سن تو لیں نا۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: بابک صاحب! سن لیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: اور میں نے تو ابھی کچھ کہا نہیں ہے، میں ان کو کیا بتاؤں؟-----

جناب سپیکر: اگر غلط ہے تو آپ بتادیں کہ وہ غلط کہہ رہے ہیں۔ جی لاء منسٹر۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! یہ سن لیں کم از کم، اگر غلط ہے تو پھر بتادیں۔ سر! (C) ہے۔ "Refer to a matter of fact on which a judicial decision is pending;" اگر خوشدل خان صاحب عدالت میں گئے ہیں، ہم نے تو انہیں نہیں کہا کہ آپ عدالت جائیں تو پھر یا عدالت سے واپس آجائیں یا پھر ادھر اس پر ڈیبیٹ کر لیں۔ (تالیاں) دوسری بات سر! یہ جو اس کی سٹینڈنگ کمیٹیز کی بات آئی ہے، سر! یہ جو ہے، یہ اس ہاؤس کا استحقاق ہے کہ اس ہاؤس میں الیکشن ہو، رولز کے مطابق اور پھر اس کے بعد جو کمیٹی Elect ہو، اگر اس ہاؤس میں الیکشنز ہوئے تو ساری کمیٹیز جو ہیں، ان کے سارے چیئر پرسنز، ان کے سارے ممبرز جو ہیں وہ ٹریژری ممبرز کے آئیں گے تو اس وجہ سے ہم اس رول سے Agree ہو گئے اور یہاں سے ایک ریزولیوشن پاس ہوئی اور وہ اختیار جو ہے وہ سپیکر صاحب کے پاس گیا اور وہ اپنے اختیارات استعمال کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کو بولنے دیں، پھر آپ بول لیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! تیسری بات، بس میں Complete کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی! ایک سیکنڈ۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: بس میری ایک ریکوئسٹ ہے، خیر اگر تھوڑا سن لیں، خیر ہے، کوئی اس طرح مسئلہ نہیں ہے۔ تیسری بات یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کے بعد Respond کر سکتے ہیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! اگر سن لیں تو میری ریکویسٹ یہی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: کہ اگر ادھر ہم Cross talk کریں گے تو نہ اسمبلی کو سمجھ آئے گی اور نہ آپ کو سمجھ آئے گی، میں اپنی بات کر رہا ہوں، اگر میں غلط ہوں تو آنریبل ممبر بتادیں پھر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، Exactly آپ اپنی بات کریں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! تیسری بات جو میں کہنے جارہا ہوں، Committees of the Assembly کے بارے میں میں نے آپ کو بتا دیا اور وہ 154 میں ہے کہ "Each Committee shall consist of not more than Nine Members, who shall be elected by the Assembly." تو سر! وہ اس ہاؤس کی پاورز ہیں، چونکہ ریزولیوشن پاس ہوئی اور وہ پاورز اب آپ کے پاس چلی گئی ہیں، ابھی جو اپوزیشن ممبر ہیں، آنریبل اپوزیشن ممبر ہیں، He has gone to the High Court, he has challenged in the High Court تو اگر ہائی کورٹ میں انہوں نے خود چیلنج کیا ہے، یہ مسئلہ ابھی Subjudiced ہے، We will have to wait for the High Court to give a decision. ابھی سر! رہ گئی یہ سروس ٹریبونل والی بات تو یہ بھی اس کے زمرے میں آرہی ہے، چونکہ جو رولز ہیں جو Subjudiced والے رولز ہیں، چونکہ وہاں پہ Subjudiced ہے، ابھی اپیل اس میں ہو رہی ہے، ابھی اس میں Review ہو رہی ہے تو اس وقت تک آپ انتظار کریں گے، اس طرح اگر ہم یہ ان رولز کو ہم نہ مانیں، یا تو وہ آئیں ایک موشن لائیں، رولز کو چیلنج کرنے کیلئے، اگر وہ کہہ رہے ہیں کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا چیئرمین جو ہے وہ سپیکر نہ ہو تو آپ موشن لائیں، کیونکہ ابھی تو ہم نے ان رولز کے ساتھ چلنا ہے، جب موشن آئے گی تو ہو سکتا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ Agree کر جائیں، ہو سکتا ہے، ہم اس پہ سوچ سکتے ہیں لیکن آپ کوئی رولز کے لئے چیلنج تو لے آئیں، اس طرح چیخ وپکار سے تو میرے خیال میں بڑی معذرت کے ساتھ کہ وہ بات نہیں ہو گی، میری یہی ریکوئسٹ ہے کہ رولز کے مطابق چلیں اور Response عاطف خان کا سینیئر منسٹر کا بھی تھوڑا سن لیں تاکہ گورنمنٹ کا Point of view بھی آجائے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ عاطف خان صاحب! اپوزیشن لیڈر صاحب نے بڑے Important نکتے اٹھائے ہیں اور۔

سٹینڈنگ کمیٹیوں اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی تشکیل پر بحث

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میری عرض سنیں۔ دیکھیں، آپ کی اس بحث میں جو اصل نکتے درانی صاحب نے اٹھائے اور جو بابک صاحب نے اٹھائے ہیں، وہ سارے Kill ہو جائیں گے، پہلے ان کا Response لے لیں، پھر آپ بول لیں نا، اچھا بولیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ چونکہ میں اس لئے خاموش تھا کیونکہ یہ میرا ذاتی کیس تھا اور میری ذات سے اس کا تعلق تھا، میں صرف یہاں لاء کی Interpretation، جو منسٹر صاحب نے بتایا ہے There is no doubt that this House has given power you on the rule 193اور اس میں یہ چیز، اگر الیکشن نہ ہو تو آپ کو پاور دے سکتے ہیں اور میں موؤر ہوں اس کا، میں نے موؤ کیا تھا تو اس میں ایک Condition ہے، Keeping in view the qualification and experienceاور پھر اسی طرح مطلب ہے، اسی Sub ruleمیں ہے کہ پھر کمیٹیوں کا جو چیئرمین ہوتا ہے، وہ بھی آپ کو پاور دے سکتا ہے لیکن لاء منسٹر صاحب یہ مجھے بتائیں، بیرسٹر صاحب یہ مجھے بتائیں کہ ہم نے آپ کو پاور دی، To constitute the committee, to nominate the Chairmanلیکن یہ کون سے قانون میں آپ کو پاور دی گئی ہے کہ وہ ایک آدمی کو Removeکر سکتے ہیں، آپ مجھے اس قانون میں بتائیں، اس Provisionمیں بتائیں، Constitutionمیں مجھے بتادیں؟ مجھے اس لاء میں یہ بتائیں کہ اگر یہ کرتا ہے تو صرف یہ ہاؤس کر سکتا ہے اور ہاؤس نے آپ کو یہ پاور نہیں دی ہے کہ آپ کسی کو Removeکر سکتے ہیں، آپ کی Discretion نہیں ہو گی اور آپ نے اس Discretion کو Misuse کر دیا، آپ نے اتھارٹی کو Misuseکیا۔ جہاں تک سیکرٹری صاحب نے آپ کو نوالا دیا کہ When I was the Acting Speakerتو میں نے جو Dissolveکی ہے، وہ ٹھیک بات ہے کہ میں نے کی تھی، میں کر سکتا تھا، اس لئے کہ وہ ممبران اس وقت اجلاس میں نہیں آیا کرتے تھے اور وہ نہیں آتے تھے، Deliberately they remained absent continuallyتو میں نے اس کو کر دیا۔ سر! میں نے یہ بھی۔۔۔۔۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جناب سپیکر صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: آپ سن لیں، پھر میں نے کمیٹی بنادی اور اس میں یہ آنریبل منسٹر بھی تھے، یہ بھی منسٹر تھے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کے بعد۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ بھی اس کے ممبر، تو یہ بھی نہیں آئے تھے۔ جناب عالی! جب سپیکر صاحب وہاں پر آ گئے تو انہوں نے اس کمیٹی کو دوبارہ بحال کر دیا اور آپ سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھ لیں کہ وہ آرڈر کدھر ہے، سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کو سن رہا ہوں۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب! میں توجہ چاہتا ہوں، پھر آپ دیکھ لیں، قانون کو بعد میں دیکھیں، جو آپ نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں قانون بھی دیکھ رہا ہوں کہ آپ ہمیں Mis guide کر رہے ہیں، میں آپ کو بتاؤں گا اس پر۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: سر! آپ اس میں نہیں ہیں، مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس یہ پاور ہے کہ You can remove a Chairman or a Member یا You can replace تو وہ یہ ہے کہ آپ نے جو Word استعمال کیا ہے That is not a legal word, replacement, what is a replacement? this is not a legal term آپ نے جو استعمال کیا ہے۔ سر! آپ یہ بات سن لیں، آپ سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھ لیں کہ جب میں نے وہ کمیٹی Dissolve کی، جب میں نے دوسری کمیٹی بنا دی اور جب سپیکر صاحب واپس آ گئے تو ان دونوں کمیٹیوں کو ختم کر دیا، Where is that order? اور وہ جو کمیٹی بنائی دوبارہ، وہ آرڈر کہاں پر ہے؟ اگر وہ آرڈر نہیں، کیونکہ مجھے سیکرٹری صاحب نے یہ کہا ہے، وہ سامنے بیٹھے ہوئے ہیں کہ وہ آرڈر نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جتنی بھی کارروائی پچھلی ہوئی وہ غلط ہوئی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Wait for the decision of the Court، دیکھیں، یہ Contempt پھر جائیں گے، آپ سب پلیز Stop this topic یا اپنی پٹیشن واپس لے لیں، پھر Then discuss here۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: دوسری بات یہ ہے سر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یار اپنی وہ واپس لے لیں، یہ رول آپ کو Quote کیا گیا ہے ابھی، یہ Contempt of Court ہو رہا ہے، اس کے اوپر آپ ہی کورٹ کے اندر گئے ہوئے ہیں، آپ سب کو وہاں پہ کورٹ میں کھڑا کر دیں گے۔ پلیز، آپ خود Lawyer ہیں، Very good lawyer، یا تو اپنی پٹیشن واپس لیں، Wait till the decision of that petition. یہاں جو مرضی ہے، آپ بات کریں یا Atif Khan Sahib, please respond.

(شور)

آوازیں: ہمیں بھی موقع دیں، ہم بھی بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کو بھی دیتا ہوں درانی صاحب! اب عاطف خان صاحب کو موقع دے دیں۔ اچھا، ایک بات اور کرنا چاہتے ہیں، عاطف خان پوری طرح تیار ہیں اور اتنی باتوں سے وہ ساری چیزیں ان کے مائنڈ سے Slip کر جائیں گی۔ ایک بات ہوئی، اس کا جواب لیں پھر دوسری بات کر لیں۔ چلیں درانی صاحب کے بعد۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! آپ نے دو باتیں کیں، ایک تو آپ نے رولز کے حوالے سے کہ 1988 سے ہیں، ہم جانتے ہیں لیکن رولز جو ہیں، یہ کوئی قرآنی صحیفہ نہیں ہیں، یہ ہمیشہ لوگ وقت کے مطابق یا پھر اس میں ترمیم بھی کرتے ہیں، امنڈمنٹ بھی کرتے ہیں، چونکہ میں نے پہلے بھی بات کی کہ وہاں پر چونکہ ہمیشہ جو گورنمنٹ آتی تھی، اس کے بعد نہیں آئی، ابھی ہم نے یہ مسئلہ نہیں اٹھایا ہے، یہ مسئلہ اٹھایا ہے تحریک انصاف نے کہ کس طرح اس کا آڈٹ ہوگا، اس کا استحقاق ہو گا اور جب وہ خود اس کرسی پر بیٹھے ہیں، ابھی میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: درانی صاحب! ابھی آپ لے آئیں۔

قائد حزب اختلاف: پورا تو مجھے سن لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لے آئیں امنڈمنٹ، کسی نے آپ کی مخالفت نہیں کی ہے۔

قائد حزب اختلاف: ابھی آپ نے بات کی کہ کوئی آڈٹ پیرا نہیں آیا ہے، ابھی ڈی جی (پی ڈی اے) جو ہے وہ گریڈ 19 اکاؤنٹس کا آدمی ہے، آپ مجھے بتادیں کہ اس کے نیچے لوگ آتے ہیں، آڈٹ پیرا بنانے کے لئے گریڈ 17 کے اور اس کا ہیڈ بنا ہے، وہ وہاں پر پی ڈی اے کا ڈی جی گریڈ 19 کا، ابھی آپ اس انتظار میں ہیں کہ بی آر ٹی کا مجھے کوئی آڈٹ پیرا آئے گا، آڈٹ پیرا کبھی نہیں آئے گا، اس کے نیچے جتنے بھی لوگ ہیں جو گریڈ 18 میں ہیں، گریڈ 17 میں ہیں، وہ کبھی بھی اس پہ آڈٹ پیرا نہیں بنائیں گے۔ آپ اخبارات بھی پڑھتے ہیں، آپ ٹی وی کے Record show دیکھتے ہیں، پورا پاکستان ایک ہی بات کر رہا ہے کہ اس کی شفاف تحقیقات ہونی چاہئیں۔ آپ سے ہم یہی بات کرتے ہیں کہ آپ کیوں نوٹس نہیں لیتے ہیں؟ آپ ٹی وی کو دیکھتے ہیں، آپ لوگوں کی آراء کو دیکھتے ہیں، پورے صوبے میں جلسہ عام ہوتے ہیں تو آپ ابھی تک کیوں خاموش ہیں؟ ان دو چیزوں پہ، ایک ہمیں یہ نوٹیفکیشن بتادیں جو وہ بلین ٹری پہ بنا تھا، ابھی تک ہمیں پتہ نہیں، دوسرا یہ ہے کہ ابھی آپ پانچ سال میں، میں اس ہاؤس میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ کوئی آڈٹ پیرا نہیں آئے گا اور آڈٹ پیرا جو آئے گا، اس میں کوئی جان نہیں ہو گی، جس سے آپ کوئی مطلب نکال نہیں

سکتے۔ میری ابھی بھی آپ سے درخواست ہے کہ اس پہ پوری اپوزیشن کو بھی آپ بلائیں،اس صوبائی اسمبلی کی ایک ایسی کمیٹی بنادیں جس طرح آٹھ ممبران بلین ٹری پہ اپوزیشن کے ہیں اور آپ کی گورنمنٹ کے ہیں،آپ بی آر ٹی پہ کیوں اس طرح نہیں کرتے ہیں؟ تو پھر آپ کچھ چھپا رہے ہیں نا،اگر یہاں پہ میرا منسٹر یہی بات کہہ رہا ہے سلطان صاحب کہ اس میں ہم اوپن رکھتے ہیں،آپ بلین ٹری کو تو اوپن رکھتے ہیں لیکن بی آر ٹی پہ آپ مجھے اس طرح جواب نہیں دیتے کہ اس میں بھی آٹھ ممبرز آپ دے دیں،کیوں نہ ہم اس پہ شہرام خان دے دیں،اگر آپ کا ڈی جی جو ہے،اس کے خلاف کوئی پیرا آ نہیں رہا ہے،پیرا کے بغیر آپ کوئی ایکشن نہیں لے رہے تو پھر یہ مسئلہ اور بھی گھمبیر ہوتا چلا جائے گا،یہ دو چیزیں آپ ذرا لے لیں،میں نے آپ کی بات۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> پہلے عاطف خان صاحب کو سن لیتے ہیں،شاید آپ کے سوالوں کے جوابات آ جائیں،عاطف خان صاحب کو سن لیتے ہیں،درانی صاحب! شاید آپ کے سوالوں کے جوابات آ جائیں۔ عاطف خان صاحب آپ سے پہلے مجھ سے ٹائم مانگ رہے تھے۔

<u>جناب فضل شکور خان:</u>جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکور صاحب! کوئی ایک بات ضروری کرنی ہے۔

<u>جناب فضل شکور خان:</u> ان کو کرنے دیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Okay, honourable Senior Minister.

<u>جناب محمد عاطف {سینیئر وزیر (برائے سیاحت، کھیل،ثقافت)}:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ سب سے پہلے تو واقعی اپوزیشن نے جو یہاں کی روایات ہیں،اس کے مطابق کوشش کی ہے،ہم لوگوں نے بھی اور انہوں نے بھی اچھے طریقے سے اسمبلی چلائی اور جس طرح درانی صاحب نے کہا کہ صوبے کا نمائندہ یہ جرگہ ہے اور اسی میں فیصلے ہوتے رہیں،اچھے طریقے سے اور اچھے ماحول میں تو زیادہ بہتر ہوگا،کیونکہ لوگوں نے یہاں پہ ہمیں اپنے مسائل حل کرنے کے لئے بھیجا ہے،لڑنے کے لئے نہیں بھیجا ہے،اگر ان کے مسائل حل نہیں ہوتے تو جتنی بھی کوئی لڑائی ہو جائے،اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور اگر مسائل بغیر لڑے بھی حل ہو جاتے ہیں تو اصل فائدہ یہی ہے جو انہوں نے سب سے پہلے یہ خوشدل خان کا جو معاملہ تھا کمیٹی کا،اس میں بات تو زیادہ نہیں کرنی چاہیئے لیکن اس میں میرا تھوڑا سا گلہ بھی آپ سے ہے،اگر قانون یہ تھا یا اس وقت ابھی بھی یہ قانون ہے کہ یہ الیکشن سے بھی ہو سکتا ہے لیکن ہم نے ایک اچھے طریقے سے ماحول کو چلانے کے لئے اپوزیشن کے ساتھ بیٹھ کر آپ نے،میں نے اور چیف منسٹر صاحب نے بیٹھ کے

فیصلے کئے کہ اتنے اپوزیشن کے آجائیں گے، اتنے گورنمنٹ کے آجائیں گے تاکہ ٹھیک طریقے سے یہ سلسلہ چلتا رہے یا تو ایک چیز آپ نے نہیں دینی تھی اور اگر ان کے ساتھ فیصلہ کر لیا تھا تو پھر اس فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے تھا، آپ کے اوپر چاہے پریشر بھی آتا اور اگر آپ کے اوپر پریشر آتا تو اس فیصلے میں جو لوگ موجود تھے، آپ سے، ان سے بشمول میرے یہ بات کرنی چاہیئے تھی کہ ہم نے تو یہ بات کی تھی لیکن میری یہ مجبوری ہے، اس وجہ سے میں پیچھے ہٹ رہا ہوں، تو یہ میرے خیال میں آپ کے اس فیصلے میں میں موجود تھا اور آپ نے مجھ سے کوئی وہ نہیں کیا اور میں ہمیشہ پھر آئندہ بھی جو انہوں نے فنڈز کی بات کی یا کلاس فور کی بات کی، جس فیصلے میں مجھے بٹھائیں گے، وہاں پہ جو فیصلے ہوں گے، اگر اس سے واپس ہٹنا ہے تو اس میں مجھے اعتماد میں لئے بغیر اگر کوئی فیصلے واپس لئے جائیں گے تو میں اس کا حصہ آئندہ کبھی نہیں بنوں گا۔ (تالیاں) دوسری بات یہ کہ جہاں تک انہوں نے فنڈز کی بات کی کہ فنڈ نہیں ملے گا اپوزیشن ممبران کو وہ تو ہمارے جو ٹریژری ممبرز ہیں، ٹریژری بنچز کے جو ممبرز ہیں، ان کو بھی نہیں ملے اور وہ ڈیٹیل میں ان سے ڈسکشن بھی ہوئی تھی، چونکہ Throw forward بہت زیادہ ہو گیا تھا، پچھلی گورنمنٹ میں نئی سکیمیں کافی شروع ہو گئی تھیں، پرابلمز تھے تو ہم نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ تقریباً 90 to 93 percent funds جو ہیں وہ پرانی سکیمز کو جائیں گے، Ongoing اور نئے نہیں جائیں گے، تو اس وجہ سے وہ ہمارے بھائیوں نے، بہنوں نے جو ہمارے ٹریژری بنچز کے ہیں، انہوں نے بھی وہ مجبوری سمجھی اور اپوزیشن نے بھی وہ مجبوری سمجھی تو وہ جس طرح باقیوں کو ان شاء اللہ تعالیٰ آگے وہ Allocate ہوتے ہیں تو کچھ Percentage کے ساتھ ہماری جو ان سے Commitment ہوئی تھی کہ کچھ Percentage کے ساتھ Obviously ان کو بھی ایڈجسٹ کیا جائے گا، اپوزیشن کو، ظاہری بات ہے ان کو بھی ووٹ ملا ہے، ان کے حلقے ہیں، کچھ نہ کچھ Compensation ضرور ہو گی جو کہ پچھلے ادوار میں جس طرح ہوتی آ رہی ہے۔ اس کے علاوہ پھر ان سے کلاس فور کی بات ہوئی تھی اور وہ بھی چیف منسٹر صاحب نے ان کے سامنے Commitment کی تھی کہ جس ایم پی اے کا جو حلقہ ہے، اس میں جو کلاس فور کی اپوائنٹمنٹ ہے وہ اس کی Recommendation سے ہو گی جو کہ قانون میں ہی ہے لیکن Recommendation ہوتی ہے اور اس کو Weight دیا جاتا ہے تو وہ چاہے اپوزیشن کا ممبر ہو، چاہے گورنمنٹ کا ممبر ہو، چاہے جس کا بھی ہو، یہ بھی ایک روایت چلی آ رہی ہے، وہ تو چیف منسٹر صاحب نے Commitment کی تھی، ہم نے بھی Commitment کی تھی، وہ ان سے میں ضرور بات کروں گا کہ

وہ بھی اسی طرح سلسلہ چلتا رہے پھر جو بابک صاحب نے بات کی جائیکا کے حوالے سے، ایک ادارہ ہے، ان کا گورنمنٹ کے ساتھ رابطہ ہوتا ہے اور وہ اپنی Suggestions دیتے ہیں، ڈیپارٹمنٹ پھر وہ جا کر اس میں سے جو Choose کرتے ہیں، جو ڈراپ کرتے ہیں Obviously لیکن اس کا Criteria ہوتا ہے، Obviously یہ چیز ضرور دیکھنی چاہئے کہ ہمیشہ سے جو گورنمنٹ کے ممبرز ہوتے ہیں یا چیف منسٹر ہوتا ہے یا منسٹرز ہوتے ہیں یا ایم پی ایز ہوتے ہیں، ان کو زیادہ Allocations کی جاتی ہے، اپوزیشن کو کم کی جاتی ہے اور یہ ان کے دور میں بھی رہا ہے، یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے جس طرح مردان کے وہ چیف منسٹر تھے تو اس وقت انہوں نے کوئی ایک ارب 35 کروڑ مسجدوں کو ذاتی اکاؤنٹس میں دس دس لاکھ روپے پتہ نہیں کتنے کتنے لاکھ روپے، اس کے اوپر کیس چل رہا ہے، میرے خیال میں ابھی تک چل رہا ہے، لوگوں کے ذاتی حجرے بنائے، کراکری کے لئے پیسے دیئے جو کہ پورے صوبے میں اور کہیں نہیں دیئے، صرف اپنے حلقے میں دیئے، تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے کہ یہ کوئی نوشہرہ میں زیادہ پیسے چلے گئے ہیں یا ادھر چلے گئے ہیں، Compensation ضرور ہوتی ہے لیکن یہ لحاظ ضرور رکھا جاتا ہے کہ کسی کے پاس عہدہ بڑا ہو تو اس سے Expectation بھی زیادہ ہوتی ہے، ظاہری بات ہے کہ حکومت کا جو ممبر ہے، اس سے Expectation زیادہ ہوتی ہے، اس سے لوگوں کی توقعات زیادہ ہوتی ہیں، اپوزیشن کے ممبران سے، کیونکہ ان کی پھر بھی ایک بات ہوتی ہے کہ جی، میں تو اپوزیشن میں ہوں، مجھے تو کوئی حکومت زیادہ فنڈ نہیں دیتی تو یہ کام اس وجہ سے میں نہیں کروا سکتا لیکن حکومت کے ایم پی اے کے پاس یا منسٹر کے پاس یا چیف منسٹر کے پاس اس چیز کی گنجائش کم ہوتی ہے، اس واسطے وہاں پر کام زیادہ ہوتا ہے۔ عجیب سی بات ہے کہ انہوں نے کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ پر بھی بہت زیادہ الزامات لگائے تو میں تو کوئی ان کا زیادہ دفاع نہیں کروں گا، منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، وہ اگر خود دفاع کرنا چاہیں لیکن انہوں نے کہا کہ جی، قرآن لا کے ان سے پوچھ لیں کہ وہ کمیشن لیتے ہیں کہ نہیں لیتے؟ ان کے صوبائی صدر ہیں، انہوں نے میرے اوپر ایک دفعہ ایک الزام لگایا کہ اس نے کرپشن کی ہے، میں نے جلسے میں کہا کہ یہ قریب مسجد ہے، ادھر چلے جاتے ہیں، قرآن یہاں پر لے آتے ہیں، حیدر ہوتی بھی لے آئیں، میں بھی آتا ہوں اور اگر نہیں لاتے تو خانہ کعبہ میں بھی چلا جاتا ہوں، خرچہ ان کا میں دوں گا، (تالیاں) میرے ساتھ جائیں اور قرآن پہ ہاتھ رکھیں کہ کرپشن انہوں نے کی ہے یا میں نے کی ہے؟ اس کے بعد ان کا جواب نہیں آیا، تو پہلے جب ان کا جواب آ جائے گا تو پھر ہم ان کو کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ کو بھی ضرور ان کے ساتھ بیٹھائیں گے۔ بہت شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: آرٹیکل نمبر 6، پریویلج موشنز۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: درانی صاحب، تھوڑا۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! میں عاطف خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ بات کی تو اس پہ عمل کب سے ہو گا؟ وہ اتھارٹی تو آتی نہیں ہے جو اتھارٹی یہاں پر جس سیکرٹری کو ہم فون کرتے ہیں یا وہاں پر ڈی ای او کو ہمارے اپوزیشن کے ممبرز فون کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں تو کوئی ایسی پالیسی نہیں آئی ہے کہ وہاں پر کلاس فور جو ہے، کسی ڈیپارٹمنٹ میں بھی نہیں دی ہے، تو عاطف خان صاحب یہ ذرا کر لیں کہ ان باتوں پہ جو Commitment ہے، ہم فنڈ ابھی نہیں چاہتے ہیں، اگر آپ اپنے لوگوں کو فنڈ نہیں دے رہے ہیں تو ہم کس منہ سے آپ سے مانگیں؟ لیکن ایک طریقہ کار تو آپ طے کریں کہ اگر فنڈ ہو تو پھر وہ اس بنیاد پر ہم دیں گے۔ ہم نے تو وہاں پر طریقہ کار کی بات کی تھی کہ آپ ہمیں Percentage بتا دیں کہ گورنمنٹ کے ممبر کو کتنا دیں گے، اپوزیشن کو، آپ کو وہ تھوڑی سی باتیں بھی یاد ہوں گی کہ جب ایک آدمی نے کہا کہ اس طرح، میں نے اسے کہا، کچھ زیادہ بات کر لیں، ابھی یہ ہے کہ اس پر عمل کب ہو گا؟ ابھی یقین جانیں، میں خود As Opposition Leader تین مہینے سے چیف منسٹر کو فون پہ ڈھونڈ رہا ہوں، میں خود بھی سی ایم رہا ہوں، ایک تو میرا Colleague ہے، میرا اور اس کا منصب ایک ہے، میں اس کے ساتھ اپوزیشن لیڈر ہوں اور تین مہینے سے میں اپنے سی ایم کے ساتھ بات نہیں کر سکتا، بیچارے ممبران کا حال یہ ہو گا کہ وہ بات نہیں کر سکتے۔ ابھی ہم کس طرح گورنمنٹ کو چلائیں گے؟ اگر میرے پاس کوئی کمپلینٹ ہے، کسی ادارے کے خلاف ہے، میں اپوزیشن لیڈر ہوں، میری کسی سیکرٹری کے خلاف ہو، وہاں پر میرے پاس اپوزیشن کے ممبر آتے ہیں تو اگر سی ایم کے ساتھ رابطہ نہیں ہے تو ایکشن کون لے گا؟ ابھی تو کوئی رابطے کی آپ کوشش کریں کہ یہ سی ایم کے ساتھ رابطہ وہ کس بنیاد پر ہو گا، کوئی واٹس ایپ پر ہو گا، کوئی خط ہم لکھیں گے ادھر جائے گا، ابھی ڈیڈیک کا میں نے لیٹر لکھا اور میں نے نام بھی دیا ہے، میں نے نام بھی دیئے، ڈیڈیک کے چیئرمین کو اس کو پتہ نہیں تھا کہ اس نے اس پہ Reject لکھا، اس نے کہا کوئی فنڈ میرے خیال میں مانگ رہا ہے، اس کے آفس سے ذرا نکالیں، اس کی اپنی Commitment تھی، تو

عاطف خان صاحب! ذرا اٹھ کے ڈیڈیک کے چیئرمین پہ بھی وہی Commitment جو سامنے ہوئی تھی وہ بھی اس فلور پہ کر لیں کہ ہمیں یقین ہو جائے۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: درانی صاحب! جب عاطف خان صاحب نے ایک بات کر دی ہے کہ میں جس میٹنگ میں تھا، انہوں نے بات کی ہے کہ میں جس میٹنگ میں تھا، میں اس کے ہر Decision کو آنر کروں گا، سو وہ اس میٹنگ میں موجود تھے، سو یہ آپ کے ڈیڈیک کا بھی مسئلہ حل کریں گے اور باقی بھی انہوں نے کہا ہے، یہ ان پہ ہے۔

جناب منور خان: جناب سپیکر! ہم انتظار کر رہے ہیں، تو یہ کب تک ہو گا؟

جناب سپیکر: انتظار کریں، دیکھیں عاطف خان سینیئر منسٹر ہیں، انہوں نے آپ کے ساتھ بڑی کلیئر بات کر دی تو اس پہ ہو جائے گا۔ نمبر ٹو، جو عاطف خان صاحب نے سٹینڈنگ کمیٹی کے بارے میں بات کی ہے تو وہ میرا اختیار ہے، میں اپنی اس گرین بک کے تحت چل رہا ہوں، میں اس پہ جو مناسب سمجھتا ہوں، مشاورت کرتا ہوں، That is my decision، یہ میں نے دیکھا کہ گورنمنٹ کے لوگ بھی ہیں، اب دیکھیں، (مداخلت) ایک منٹ، میری بات ختم ہونے دیں۔ گورنمنٹ والے یہ کہتے تھے کہ جی، آپ سارے اپوزیشن کے ساتھ ہو گئے ہیں، میں اپوزیشن کی بھی بڑی Respect کرتا ہوں، تو ایک کمیٹی پہ میں نے ان کو Accommodate کر لیا اور وہ بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں پہ کمیٹی کے جو چیئرمین ہیں تو ابھی تو خیر وہ نہیں ہیں، ارباب صاحب، ان کا یہ کہنا تھا کہ میں پہلے بھی اس کمیٹی میں رہا ہوں اور مجھے Ignore کر دیا گیا ہے، تو یہ پریشر ہاؤس میں دونوں طرف سے آتا ہے اور میں نے آپ سے ریکویسٹ کی تھی، بابک صاحب سے ریکویسٹ کی تھی، درانی صاحب سے ریکوئسٹ کی تھی، خود خوشدل خان صاحب سے ریکوئسٹ کی تھی اور یہاں تک کی تھی کہ میں نے کہا کہ میں آپ کے گھر آجاتا ہوں، تو اب میں اس کے بعد کیا کروں؟ پھر یہ کورٹ میں چلے گئے، اب کورٹ جو فیصلہ کرے گی وہ پینڈنگ ہے، تو ابھی دیکھیں اور بحث نہ کریں، یہ جو ممبرز کا بزنس ہے، تھوڑا لے لیں، End پر پھر اور چیزیں کر لیں۔ میں پریولج موشن کی طرف آتا ہوں۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! پھر آپ ہمیں ٹائم دیں تاکہ-----

جناب سپیکر: میں ٹائم دوں گا، ریزولیوشنز بھی ہیں، پریویلجز بھی ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: میں ٹائم دوں گا، پریویلجز کر لیں، پریویلج ضرور ہوتا ہے، ہمارے آنریبل ممبر بیٹھے ہوئے ہیں، آرٹیکل نمبر 6۔

(شور)

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: کدھر گیا؟

(شور)

میاں نثار گل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ٹائم دے دوں گا، چونکہ ممبر ناراض ہوتے ہیں کہ ہمارا ٹائم ہی نہیں آتا۔

(شور)

تحاریک استحقاق

Mr. Speaker: Item No. 6. 'Privilege Motions': Mr. Muhammad Adul Salam, MPA, to move his privilege motion No. 8, in the House. Mr. Muhammad Abdul Salam Sahib.

جناب محمد عبدالسلام خان: بہت شکریہ، جناب سپیکر! پچھلے دنوں میرے حلقے کی یونین کونسل کے کچھ لوگ میرے حجرے پہ میرے پاس آئے۔ ان کے گاؤں کا ایک ٹرانسفارمر خراب تھا اور وہ لوگ ٹرانسفارمر مرمت کرنے کیلئے، میں نے Concerned SDO کو فون کرنے کی کوشش کی، مسلسل کئی بار میں نے فون کیا مگر انہوں نے میرا فون Receive نہیں کیا، پھر میں نے اپنا تعارفی ایس ایم ایس ان کو کیا مگر پھر بھی ان کی طرف سے کوئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالسلام صاحب! آپ اپنی تحریک استحاق پڑھیں، Read out کریں، اپنی پریویلج موشن پڑھیں تاکہ ریکارڈ پہ آجائے۔

جناب محمد عبدالسلام خان: جناب سپیکر! میں نے پچھلے دنوں ایس ڈی او پیسکو مردان آفس کو فون کیا کہ میرے حلقہ نیابت کی یونین کونسل خزانہ ڈھیری میں بجلی کا ٹرانسفارمر خراب ہے اور وہاں کے لوگوں کو کافی تکلیف کا سامنا ہے جس کو ٹھیک کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ایس ڈی او آفس سے جواب ملا کہ آپ ایس ڈی او سے اپنے مسئلے پہ بات کریں۔ میں نے ایس ڈی او کے موبائل فون پر کئی بار فون کیا مگر نہ انہوں نے فون اٹھایا اور نہ واپس کال کرنے کی زحمت کی۔ پھر میں نے تحصیل کونسل خزانہ ڈھیری کے ہمراہ اپنے

پرسنل اسسٹنٹ کوایس ڈی او سے ملنے کے لئے بھیج دیا تاکہ ان سے بات ہو سکے۔ وہاں سے میرے پی اے نے مجھے فون کیا اور کہا کہ ایس ڈی او نے مجھ سے بات کرنے سے صاف انکار کیا اور کہا کہ میں کسی سے بات کرنے کا پابند نہیں ہوں، جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اس استحقاق کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالہ کیا جائے۔ جناب سپیکر! کئی بار فون کیا مگر انہوں نے فون Attend نہیں کیا تو میرا مطالبہ ہے کہ پیسکو چیف کو اور اس Concerned SDO کو استحقاق کمیٹی میں بلایا جائے۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> پلیز، ہاؤس کو 'ان آرڈر' کریں۔ پلیز، اکبر ایوب صاحب! عنایت اللہ صاحب! آپ تو ماشاء اللہ۔ جی، لاء منسٹر۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق):</u> تھینک یو مسٹر سپیکر۔ جو ہمارے آنریبل ممبر ہیں، عبدالسلام آفریدی صاحب نے ایشو اٹھایا ہے اور In principle مطلب یہ ہے کہ اگر ایک ممبر اسمبلی جو ہے، میرا بھی دوسرا Tenure ہے، میں Last اس میں کبھی اپوزیشن میں، کبھی ٹریژری میں لیکن ممبر جو ہے یا اس سائڈ پہ آجاتا ہے یا اس سائڈ پہ لیکن ممبر کی جو عزت ہے، وہ اپنی جگہ پر ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ In principle تو میں Agree کر رہا ہوں لیکن میں ایک پوائنٹ اس میں، چونکہ ہاؤس کو آپ بھی کہہ رہے ہیں اور ویسے بھی ہونا چاہیئے کہ According to the rules چلنا چاہیئے تو یہ جو پریویلج والا مسئلہ ہے، کوسچن آف پریویلج، تو یہ Chapter 11 ہے جو Rule 53,54,55,56 جتنے بھی ہیں لیکن اس پہ جب آگے کارروائی ہوتی ہے سر! یہ ہوتی ہے۔ Khyber Pakhtunkhwa Provincial Assembly Powers, Immunities and Privileges Act, 1988 پہ تو ممبر صاحب سے میں Agreed ہوں، ہم نے اس پہ ڈسکشن بھی کی ہے، اسمبلی کے باہر بھی لیکن چونکہ یہ ادارہ فیڈرل ادارہ ہے، پیسکو جو ہے It's a Federal Distribution Company تو اگر ہم اس کو پریویلج کمیٹی میں لائیں گے تو May be, it can be challenged، چونکہ یہ فیڈرل گورنمنٹ ہے، یہ اس میں تھوڑا سا میں آپ کو پڑھ کر دیتا ہوں، یہ جو پریویلجز ایکٹ ہے، This Act may be called Khyber Pakhtunkhwa, Privileges Act. It shall come into force at once. It shall extend to the whole of Khyber Pakhtunkhwa، تو خیبر پختونخوا کا مقصد یہ ہے کہ گورنمنٹ پھر اس

میں Defined ہے، Government means, the Government of Khyber Pakhtunkhwa تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ فیڈرل ادارہ ہے اور اس کو اگر Directly ہم پریویلج کمیٹی میں بلالیں، May be, it will challenged، ان کا مقصد پھر حل نہیں ہو سکے گا، تو میری رائے یہ ہے کہ آپ رولنگ دیں کہ چیف ایگزیکیٹو پیسکو اور یہ متعلقہ ایس ڈی او اور جو متعلقہ ایکسئن ہے اور جو متعلقہ ایس ای ہے سر، آپ اگر ان کو بلوالیں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق:</u> سر! بلالیں، مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے، آپ پریویلجز کمیٹی میں بلانا چاہتے ہیں، پریویلج میں بلالیں لیکن میں صرف اس سے بچنے کے لئے کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> I think, Law Minister Sahib, he is honourable MPA تو ہم ریفر کر دیتے ہیں پریویلج کمیٹی کو۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق:</u> سر! ٹھیک ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> صوبائی اسمبلی کے کہنے پر کیسے ایس ڈی او پیسکو مردان نہیں آئے گا Then we will see کہ اگلا کیا Step ہمارا ہونا چاہیئے، So, we bring him here Insha Allah. Is it the desire of the House that the matter should be referred to the Standing Committee on Privileges? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The matter is referred unanimously to the Standing Committee on Privileges. Mr. Khushdil Khan Sahib, MPA, to move his privilege No. 9, in the House. Mr. Khushdil Khan, MPA.

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> تھینک یو مسٹر سپیکر۔ چند دن پہلے میرے حلقے سے تعلق رکھنی والی ٹیچر نے درخواست برائے تبادلہ از جی پی ایس یوسف آباد ٹیلہ بند ٹو جی جی پی ایس نمبر ون سوڑیزئی ہمیں دی تھی، چونکہ استدعا حقیقت پر مبنی تھی، لہذا اس پر مورخہ 30-12-2018 کو میں نے متعلقہ منسٹر صاحب سے سفارش لکھوا کر دی، جس پر اس نے متعلقہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر فی میل مسماۃ ثمینہ غنی کو سفارش لکھ کر دی، درخواست کنندہ نے مذکورہ درخواست ان کو پہنچا دی لیکن میں نے مورخہ 15 جنوری 2019 بوقت 11 بجکر 35 منٹ پر درخواست کے بارے میں اپوزیشن چیمبر سے اس ڈی ای او فی میل سے رابطہ کیا اور

یاداشت کے طور پر عرض کیا کہ بھیجی گئی درخواست پر اب تک کچھ عمل نہیں ہوا ہے، جواب میں کہا کہ ہم اس وقت تبادلے نہیں کرتے ہیں، بعد میں دیکھیں گے اور فون بند کر دیا۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ اس نے ضلع پشاور میں سیاسی بنیادوں پر بحوالہ حکم مورخہ 20-12-2018 کو کئی تبادلے کئے ہیں جس میں میرے حلقے سے سیریل نمبر 19،29،43،اور 44 پر ٹیچرز کو دوسرے سکولوں، حلقوں کو ٹرانسفر کیا ہے، حکم آفیسر (لف) ہے۔ متعلقہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر فی میل نے دروغ گوئی سے کام لیا جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا مذکورہ استحقاق کو کمیٹی کے حوالہ کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر!

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سر! بریف سٹیٹمنٹ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، خوشدل خان!

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> بریف سٹیٹمنٹ، سر! اب ان کے ساتھ میں نے جو ڈاکومنٹس لگائے ہیں، آپ ملاحظہ فرمائیں، باقاعدہ اس کے ساتھ Application ہے اور وہ آنریبل منسٹر کو ہے، وہ آنریبل منسٹر نے اس کو Recommend کی، منسٹر صاحب تو تشریف لائے تھے لیکن وہ چلے گئے، پھر ان کے ساتھ جو دوسرا آرڈر ہوا ہے، ہمارے اس قانون کے مطابق جو 2000 ایکٹ میں آیا ہے کہ پی ٹی سی کی جو اپوائنٹمنٹ ہوتی ہے، سر! آپ بھی اس پر بہتر جانتے ہیں کہ وہ اسی یونین میں ہوتی ہے، یونین کونسل میں ہوتی ہے، اس کا ٹرانسفر کہیں باہر نہیں ہوتا، اب ایس ڈی او نے میرے حلقے سے یو سی بڈھ بیر سے چار ٹرانسفر کئے جو میں نے 'ہائی لائٹ' کئے ہیں، ایک سیریل نمبر 19,29,43,44 اور دوسرے حلقوں کو ٹرانسفر کیا ہے۔ سر! اگر ایک کا ٹرانسفر ہو سکتا ہے اور میرا نہیں ہو سکتا تو کیا میرا استحقاق مجروح نہیں ہوا ہے؟ اور اس کے علاوہ چلو ٹھیک ہے ٹرانسفر نہیں کرتے، آپ نے فون کیوں بند کر دیا، میں تو آپ سے کچھ اور وضاحت تو نہیں لیکن آپ نے فون کیوں بند کیا، تو سر! اگر، اس میں یہ پریویلج میرا Damage یا Breach نہیں ہوا ہے تو میری یہ آپ سے ریکوئسٹ ہے، اس ہاؤس سے کہ اس کو اسی Concerned committee کو بھیجا جائے تاکہ Thrash out کر لیں کہ Why she committed the breach of privilege of the honorable Member or not? Thank you.

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر پلیز!

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! میں ایک ریکوئسٹ کرنا چاہتا ہوں، اس ایشو کے اوپر، چونکہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن والا مسئلہ ہے، تھوڑا بہت مجھے ایڈوائزر صاحب نے بریف کر کے وہ گئے ہیں، Important (کام) تھا، ایمرجنسی تھی، اس لئے ان کو جانا پڑا، ورنہ وہ بیٹھے تھے، تو سر! میری ریکوئسٹ یہ ہے کہ اگر آنریبل ممبر Agree کرتے ہیں تو ویسے بھی سیشن شروع ہے، کل ہوگا یا پرسوں جب بھی ہوگا تو اس کے اوپر یہ پریویلج رکھ لیں، وہ چاہ رہے ہیں، وہ کوئی جواب دے دیں، اگر پھر وہ ہاؤس کے فلور پر مطمئن نہیں ہوں گے تو پھر بے شک اس کو پھر پریویلج کمیٹی میں بھیج دیں گے۔ تو ریکوئسٹ یہ ہے کہ اگر اس کو ڈیفر کر کے نمبر ون پر لگا دیں، کل یا پرسوں جب بھی سیشن ہوگا تو Kindly وہ ذرا زیادہ بہتر ہوگا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو آج جواب دینا چاہیئے تھا، ہم اس کو ڈیفر نہیں کریں گے۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! پھر میں جواب دے دیتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ جواب دیں یا میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں؟

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: که تاسو Agree کوئ نو۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ کمیٹیاں اس لئے بنائی جاتی ہیں کہ یہ وہاں Thrash out ہو، اس کے لئے وہاں دیکھا جاتا ہے۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! پھر مجھے مجبوراً پھر وہی جواب دینا پڑے گا جو ڈیپارٹمنٹ کا جواب ہے، میں تو چاہ رہا تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ دے دیں، نہیں آپ جواب دے دیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: میں تو چاہ رہا تھا کہ وہ سن لیں تاکہ اس کے بعد، سر! یہ خوشدل خان صاحب نے کوئی ٹرانسفر کے لئے سفارش کی تھی، کسی ٹیچر کے ٹرانسفر کے لئے انہوں نے سفارش کی تھی تو ایک تو یہ ہے کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور ایڈوائزر آن ایجوکیشن جو ہیں، View point ان کا یہی ہے کہ In principle سفارش جو ہے، اس کو وہ نہیں مانیں گے کیونکہ وہ ایک قسم سے Recommendation دے سکتے ہیں کہ ہر ایک کیس کے Facts کو دیکھ لیں لیکن اس طرح کی 'ایکسپریسڈ' سفارش کہ یہی ہوگا، یہ نہیں ہوگا تو پھر کوئی نہیں مانیں گے، تو وہ اس سے Disagree کرتے ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ اس کے ساتھ جو ڈاکومنٹس لگے ہیں تو جب انہوں نے Application دی ہے

ٹرانسفر کے لئے تو اس کی Date اگر آپ دیکھ لیں، آپ کے پاس بھی پڑی ہو گی، وہ ہے 26 دسمبر 2018، یہ جو وہ درخواست برائے تبادلہ، سر! اس میں اگر Date آپ دیکھ لیں، ہاؤس کے جتنے بھی ممبرز ہیں وہ دیکھ لیں، تو 26 دسمبر پر انہوں نے درخواست دی ہے، یہ جو ٹرانسفر آرڈر جو خوشدل خان صاحب نے Provide کیا ہے تو اس کی اگر آپ Date، آخری، Back page آپ دیکھ لیں، اس کی Date تو وہ 20 دسمبر، مطلب یہ ہے کہ جب انہوں نے درخواست دی، 26 دسمبر کو تو یہ 20 دسمبر کو یہ آرڈر Al ready ہو چکا تھا تو ایڈوائزر صاحب کی پھر یہی رائے تھی، ایک تو نمبر ون کہ سفارش کوئی اچھا Trend نہیں ہے کہ ٹیچرز کے لئے سفارش ہو لیکن اگر کوئی Solid reasons پر ہیں تو پھر بھی اس کو Consider کر لیا جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ انہوں نے 26 کو درخواست دی، 20 کو Al ready ایک بہت بڑا آرڈر ہو چکا تھا تو اس کے بعد Exams تھے، پھر یہ ٹرم مارچ تک چلنا تھا اور Ban بھی پھر لگ گیا تھا تو اس کے بعد Possible نہیں تھا کہ ایک بندے کا آرڈر اکیلے ہو جائے، تو وہ کہہ رہے تھے کہ ہم اس کو Consider کریں گے لیکن مارچ میں پھر ہم Consider کریں گے لیکن ابھی جو ہے، اس کو Consider کرنے کا کوئی وہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں خوشدل خان صاحب! چونکہ وہ آرڈرز پہلے ہوئے ہیں اور یہ Application 26 کی ہے اور جیسے وہ کہہ رہے ہیں کہ ابھی ہم مارچ پر کریں گے اور یہ سب ایک Consensus تھا کہ ہر وقت یہ نہ ہو، سیشن کی Completion ہو، پھر اس کے بعد آرڈر کر لیں۔ What is your opinion?۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! آپ درست فرماتے ہیں لیکن یہ دیکھ لیں کہ 20 کو آرڈر کیا اور میں نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے In fact بات ٹرانسفر کی نہیں ہے، بات جو ہے نا Disrespect کی ہے کہ ٹرانسفر چلو نہیں کرنا تھا That is separate issue، 26 کی ہے یا 20 کی ہے But ایک ایم پی اے کا بندہ جاتا ہے تو وہ نہیں کرتی اور کہتی ہے کہ ہم ایم پی اے کے پابند نہیں ہیں، یہ غلط ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! ٹیلی فون بند کیا، فون ہی بند کر دیا، میں نے لکھا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر پریویلج بنتا ہے، لاء منسٹر!

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: آپ نے جواب کے پہلے حصے میں کہاکہ ہر ایک ممبر کا پریویلج، ہر ایک ممبر کا پریویلج، ہر ایک ممبر کی عزت جو ہے Obviously اگر ہم نہیں مانیں گے تو ہم اپنی عزت نہیں کریں گے، یہ تو اس طرح ہو گا کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن سر! اگر آپ دیکھیں تو خوشدل خان صاحب نے کہاہے کہ اس وقت جواب جو تھا وہ Concerned officer کا اس وقت یہ تھا کہ اس وقت ہم تبادلے نہیں کرتے ہیں، بعد میں دیکھیں گے، بعد میں پھر بھی انہوں نے کہہ دیا تھا اور فون تو Obviously آخر میں بند کرنا تھا لیکن میرے خیال میں کوئی Harsh words تو اس طرح کوئی Exchange نہیں ہوئے ہیں تو یہ۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: میں اپنا کمپلیٹ کرتاہوں، خوشدل خان صاحب! میں کمپلیٹ کر دیتاہوں، میں یہ کر رہاہوں کہ ڈیپارٹمنٹ کا خیال بھی یہ ہے، ایڈوائزر کا خیال بھی یہ تھا کہ کوئی بھی اس طرح خدانا خواستہ کوئی ایسی بات نہیں ہوئی ہے یا Misbehave نہیں ہوا ہے اور ٹرانسفر اس وجہ سے نہیں ہوا ہے جو ہم نے بتا دیا ہے، تو وہ ڈیپارٹمنٹ جو ہے، It will oppose this privilege motion، یہی جو ہے۔

جناب سپیکر: جی، منور خان!

جناب منور خان: تھینک یو سر۔ جناب لاء منسٹر میرے خیال میں بڑے اچھے انداز سے اسمبلی کو چلا رہے ہیں لیکن ایک پراونشل اسمبلی کے ممبر کا یہی حال ہو کہ ڈی ای او اس کے ساتھ اس قسم کا Behavior رکھے اور میرا یہاں پر پارلیمان کا جو منسٹر ہے اور لاء منسٹر ہے، اس کو Defend کرے تو میرے خیال میں یہاں پر جو اسمبلی کا ممبر ہے، یہاں پر جو بیٹھا ہو گا اور یہاں پر جو آفیشل بیٹھے ہیں، وہ بھی کم از کم پھر یہ سوچیں گے کہ ہماری اسمبلی میں ہمارے لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہیں اور وہ ہمیں Defend کرینگے اور ہر پراونشل ممبر کے ساتھ اس قسم کا رویہ رکھیں تو میرے خیال میں میں لاء منسٹر کو ریکوئسٹ کروں گا کہ اس قسم کا پریویلج جو ہے، اس پر میرے خیال میں گورنمنٹ کا کوئی انا کا مسئلہ نہیں کہ اگر یہ پریویلج کمیٹی کے پاس چلا جائے اور وہاں پر جو ڈی ای او ہے جو بھی ہے، وہ خوشدل خان کو اس Behavior کی Apologize کرے تو میرے خیال میں یہ آپ کے لئے کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہو گا۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر!

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! یہ جتنے بھی میرے آنریبل جو اپوزیشن میں بھی بیٹھے ہیں، ٹریژری میں بھی، ایک تو سینیئر، سارے ممبرز بہت باعزت ہیں اور وہ ایک بات کرتے ہیں، اس کو مطلب نہ ماننا جو ہے، ہمارے لئے ناممکن ہی ہو جاتا ہے، تو چلیں ہاؤس کے ماحول کو ٹھیک کرنے کے لئے اور آگے چلنے کے لئے چلیں سر، Okay, we will accept، آپ پریولج کمیٹی میں لے جائیں، وہاں اس کو ضرور پھر موقع دیں کہ وہ اپنا Defend کر سکے، اس کی بھی پھر سن لیں لیکن چلیں اس کو کمیٹی میں لے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: ہاں اس طرح صحیح ہو گا۔

Is it the desire of the House to refer the matter to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The matter is referred to Privilege Committee.

تو آگے کام ختم کر لیں، پہلے کرتے ہیں نا۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ہاں جی، کریں گے نا، آپ کو پورا موقع دیا جائے گا، یہ ختم ہو گیا، کال اٹینشن لے آئیں۔

Malik Badshah Saleh Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 12. اچھا پریولج ایک رہ گیا، بہادر خان صاحب کا، Mr. Bahadur Khan Sahib, MPA, to please move his privilege motion No.11, in the House.

جناب بہادر خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! مورخہ 23 نومبر بروز جمعہ میرے حلقہ نیابت میں محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کی طرف سے ایک پل جو کہ علاقہ ٹانگے شاہ مایار میں واقع ہے، جناب اقبال شاہ ایکسئن اور صالح دار ایس ڈی او کے ساتھ افتتاح کرنے کو کہا، مذکورہ پل کی تعمیر صوبائی حکومت کے فنڈ سے ہوئی تھی، میں نے جناب اقبال شاہ ایکسئین صاحب اور جناب صالح دار ایس ڈی او صاحب کے ساتھ مل کر بمورخہ 23 نومبر۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: No cross talks, please. ہاؤس کو ان آرڈر کریں پلیز۔

جناب بہادر خان: 23 نومبر 2018 کو افتتاح کا پروگرام بنایا، میں نے علاقے کے تمام معززاور میڈیا والے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہر سیٹ پر آپ جو چھوٹی چھوٹی باتیں کرتے ہیں نا، یہ اکٹھے ہو کر بہت بڑا Noise create کرتا ہے، Be serious, please

جناب بہادر خان: میڈیا والوں کو بھی میں نے دعوت دی مگر عین وقت پر ایکسئن اور ایس ڈی او نے مذکورہ افتتاح سے مجھے روکا اور بتایا کہ آپ یہ مذکورہ افتتاح نہیں کر سکتے، ایس ڈی او صالح دار اور ایکسئن اقبال شاہ کے اس اقدام سے میرا تمام معزز علاقے اور میڈیا کے سامنے میرا استحقاق مجروح کیا گیا، آپ صاحبان میرے مذکورہ استحقاق کو مد نظر رکھ کر میرے استحقاق کو کمیٹی کے حوالہ کر دیں۔ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا آ گیا، منسٹر صاحب! جواب دیں، جناب اکبر ایوب صاحب!

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر! معزز بہادر خان صاحب نے، جو اب ایکسئن صاحب ہیں، مجھے جب اس کا پتہ چلا تو ان سے رابطہ کیا تو وہ کہہ رہے ہیں کہ مجھے کسی نے اس افتتاح کی اطلاع نہیں دی، تھوڑا سا میں بہادر خان صاحب کو بتانا چاہوں گا کہ یہ افتتاح نام کی یہ چیز قانون میں کوئی بھی نہیں ہے، اس حد تک کہ میں نے ڈیپارٹمنٹ کو ڈائریکٹ کہا کہ زبردستی کسی ٹھیکیدار سے آپ تختی نہیں لگوائیں گے، یہ ٹھیکیدار کی اپنی اگر Good well پہ کوئی لگانا چاہے تو بے شک لگا دیں، یہ افتتاح نام کی چیز قانون میں ابھی تک ہم نے نہیں دیکھی اور یہ نہ پی سی ون میں اس تختی کا ذکر ہے، نہ اس کی کوئی ٹھیکیدار کو کاسٹ دی جاتی ہے، میرا خیال ہے کہ کوئی Misunderstanding ہوئی ہے۔ میں تو ریکویسٹ کروں گا بہادر خان صاحب کو اور مجھے یہ بھی بتایا گیا کہ میرا خیال ہے کہ سراج الحق صاحب اس سکیم کا Already ایک دفعہ افتتاح کر چکے ہیں تو ایک ایک سکیم کا دو دو دفعہ افتتاح وہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی ایکسئین ریکوئسٹ یہ کر رہے ہیں کہ کوئی Misunderstanding ہوئی ہے، مجھے اطلاع نہیں دی گئی، اگر دی گئی ہوتی تو اس کی کیا مجال ہے کہ ایم پی صاحب کی بے عزتی کرے اور۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب! اگر ادھر ایکسئین صاحب کو بلا لیا جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: ہاں، اگر وہ بلا کر بیٹھ جائیں تو میں مشورہ یہ دے دوں گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بابک صاحب!

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ پی سی ون میں بھی تختی کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور قانون بھی نہیں ہے اور پھر خود فلور آف دی ہاؤس کہتے ہیں کہ سراج الحق صاحب جو ہیں، ایک دفعہ افتتاح کر چکے ہیں، کیا وہ قانونی تھا یا غیر قانونی تھا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: افتتاح ہے، اگر کوئی کرنا چاہے کر سکتا ہے، زبردستی ہم نہیں کروا سکتے، ٹھیک ہے بابک صاحب۔

جناب سپیکر: جی، بہادر خان صاحب!

جناب بہادر خان: ایکسئن او ایس ډی او پخپله ماته وئیلی دی، ما ورته نه دی وئیلی، ماته ئے وئیلی دی چې په رضا او دا په دې کلی کښې زمونږ د پل افتتاح کوؤ، په ایے ډی پی کښې راغلے دے او د دې کلی خلق لږ خلاف ورزی کوی، د زمکې مسئله ده، ته راسره لاړ شه او ځائے هم خوښ کړه او افتتاح کوؤ۔ د کلی والا سره ما خبره اوکړه، ما ټول د علاقې معزز مشران راغوښتی وو، ایکسیئن صاحب او ایس ډی او صاحب په عین موقع، دا زما او زما د غونډ معززو هغه مشرانو استحقاق ئے مجروح کړے دے، د دې څه مطلب دے ؟

(شیم / شیم)

جناب سپیکر: جی، عنایت اللہ صاحب!

جناب عنایت اللہ: اکبر ایوب صاحب! آپ دل بڑا کریں، مجھے سنیں، تھوڑا آپ کے تھرو بات کرنا چاہتا ہوں، آپ دل بڑا کریں۔ سراج الحق صاحب نے افتتاح کیا ہے، اگر یہ کرنا چاہتے ہیں تو یہ بھی کریں، یار سراج الحق صاحب میرا لیڈر ہے، اگر یہ کرنا چاہتے ہیں تو یہ بھی کریں، ایکسئین نے ان کے ساتھ تعاون نہیں کیا ہے تو میرا خیال ہے، ان کا استحقاق بنتا ہے، ویسے بھی پریولیج کمیٹی کا مجھے، پریولیج کمیٹی کا جو چیئرمین ہے وہ ڈپٹی سپیکر ہے، لاء کے اندر ڈپٹی سپیکر ہے، ویسے بھی پریولیج مجھے نہیں پتا کہ اس اسمبلی کی ہسٹری میں پریولیج کمیٹی نے کبھی کسی بندے کو سزا دی ہے، تھوڑی سی ان کی دلجوئی ہو جائے گی، وہ آئے گا، ان کے سامنے بات کرے گا، کمیٹی کے اندر بات کرے گا، معاملہ ادھر ہی رفع دفع ہو جائے گا۔ Please send it to the Committee

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب!

<u>وزیر مواصلات وتعمیرات:</u> جناب سپیکر! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، جو مجھے پوزیشن بتائی گئی ہے، میں ان کو، آپ بے شک بھیج دیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that the matter should be refer to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The matter is referred to the Privilege Committee.

توجہ دلاؤنوٹس ہا

<u>Mr. Speaker:</u> 'Call Attentions': Ji, Malik Badshah Saleh, MPA, to please move his call attention No. 127, in the House.

<u>ملک بادشاہ صالح:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں وزیر برائے محکمہ بلدیات وجنگلات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، یہ کہ پیر بالا کے پر فضاء علاقے کمراٹ کو اراضی مالکان سے مشورے کے بغیر نیشنل پارک کے قیام کا فیصلہ کیا گیا ہے اور ساتھ ہی اس علاقے کے عوام کو مال مویشی پالنے چرانے پر بھی پابندی لگادی گئی اور چھوٹے موٹے ہوٹلوں کو گرانے، جنگلوں سے جلانے کیلئے لکڑی کاٹنے پر بھی پابندی لگانے کے نوٹسز جاری کئے گئے ہیں جس سے کمراٹ کے رہائشی شدید مشکلات سے دوچار ہیں، جس سے پورے علاقے کے عوام میں شدید اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر صاحب! دا کوم کال اټینشن، دا توجه دلاؤ نوټس چې ما جمع کړے دے د کمراټ په باره کښې، کمراټ چې کوم دے، دا د جنوبی ایشیا د ټولو نه ښائسته ځائے دے، په 1936 کښې دغه وخت برټش ګورنمنټ دا Declear کړے دے چې دا د جنوبی ایشیا د ټولو نه ښائسته ځائے دے خو هلته یواځې کمراټ نه دے، په جاز بانډه ورته وائی، سید ګئ جهیل چې ورته وائی، د دنیا د ټولو نه ښائسته یا ډهوک دره یا سمد شاهی خو داسې شے اوشو چې کله په 1997 کښې نواز شریف د پاکستان پرائم منسټر وو، هغه هم راغلو په کمراټ کښې ئے شپه اوکړه، د شپې هغه حکم ورکړو چې سحر د تراؤټ کوم مهیان چې دی، دا کوم چې ما اوخوړل، دا به سحر ځان سره په جهاز کښې اوړم او په ناشته کښې به ئے هم خورم او اسلام آباد ته به ئے هم اوړم، نو ټوله شپه ورته لالټېنونه دې سیند ته اړم کړے شو او ټوله شپه افسرانو دغه مهیان اونیول او کولرو کښې

ئے بیا دا واچول او اسلام آباد ته ئے یوړل۔ یوه هفته، هغه وخت کښې چې لوئر او اپر دیر یو وو او ډپټی کمشنر د هغه وخت چې په تیمر ګره کښې وو، هغه راغلو او قوم ته ئے بره هلته اووئیل چې زه د ملک د وزیر اعظم دا جواب دے چې تاسو ماله دوه سوه ایکړه زمکه راکړئ، نو هغه قوم اولګیدو او هغه چې کوم چمنونه وو، هغه ئے اوکنستل او الوګان ئے پرې نال کړل، چې دا خو مونږ وایو چې ځوک راځی مونږ له به خیر راکوی، هغوی خو راځی نو زمونږ نه زمونږه وطن نیسی۔ 2015 کښې یا 2014 کښې عمران خان صاحب چې هغه وزیر اعظم نه وو، دغه مشهور کمراټ ته لاړو خو د هغوی د راتلو سره دا چل اوشو چې 29 لاکهه خلق سالانه کمراټ ته په تیر شوی کال کښې داخل شو د ټورازم په مد کښې، خو د دې نه درې میاشتې مخکښې ډپټی کمشنر د هغه ځائے خلق رااوغوښتل او هغوی ته ئے دا اووئیل چې دا ستاسو نه دے، دا خو زمونږ یو ځائے وو، د حکومت وو، تاسو پکښې د زرګونو کالو نه آباد وئ، اوس تاسو به د دې ځائے نه خپل هر څه اوباسئ، خپلې باندې به ختم کړئ، کورونه به ختم کړئ، د دې نه به مونږه نیشنل پارک جوړوؤ او تاسو به پکښې نه پریږدو او بیا هفته پس د اسسټنټ کمیشنر شرینګل چې د هغوی وړې وړې هوټلې وې او هغوی ته ئے هم نوټس جاری کړو چې دا وران کړئ سمدستی او بیا دا اوشو چې کله مائنس ته ټمپریچر په نومبر کښې لاړو نو دفعه 144 ئے اولګوله، په دې سوزیدلو لرګو باندې او مختلف تکالیف ئے په هغه قوم باندې شروع کړی دی، مختلف دهمکیانې ورله ورکوی، نو هم دا کمراټ چې دے، د زرګونو کالو نه دغه خلق آباد دی، کمراټ یو قدرتی پارک الله جوړ کړے دے، مونږ دا آبادول غواړو خو دا نه ده، مونږه د حکومت په طریقه د حکومت چې څه پلان وی، په هغې ئے آبادول غواړو خو د حکومت مونږ سره داسې هیڅ حصه نشته، حکومت د دې مالک نه دے، د دې مالک چې دے، هغه قوم دے، د هغه ځائے مالکان دی، په ځنګل کښې د حکومت مونږه سره 40 فیصد حصه ده او مونږه حکومت ته درخواست کوؤ چې نه د مونږه وژنی او نه د راباندې ځان وژنی۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آ گیا۔

Who will respond, Minister for Environment, Minister for Environment, you, on behalf of

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: میں کرتا ہوں سر۔

جناب سپیکر: جی پلیز۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جناب سپیکر! منسٹر انوائرونمنٹ چونکہ آج میٹنگ میں تھے اور آج نہیں آئے تو میں کال اٹینشن جو بادشاہ صالح صاحب آنریبل ممبر نے Raise کیا ہے، اس کا میں جواب دے رہا ہوں۔ سر! انہوں نے جو پوائنٹ Raise کیا ہے وہ Basically یہ ہے کہ کمراٹ کا جو علاقہ ہے تو وہاں پر اراضی مالکان کے مشورے کے بغیر جو نیشنل پارک کے قیام کا فیصلہ کر لیا گیا ہے اور جو ان کے دیگر جو اپوائنٹس ہیں تو پھر وہ اسی سے Related ہیں، مطلب اگر نیشنل پارک وہاں پہ Declear ہو گیا ہے یا Notify ہونے جارہا ہے تو اس کی وجہ سے یہ Steps لئے جارہے ہیں تو میں ایشورنس دے رہا ہوں، ڈیپارٹمنٹ سے انفارمیشن لے کے میں ایشورنس دے رہا ہوں آنریبل ممبر کو کہ اس طرح کا کوئی بھی فیصلہ ابھی تک ہوا نہیں ہے، کوئی بھی فیصلہ اس وقت اس طرح کا زیر غور نہیں ہے، پھر بھی اگر کوئی Steps وہاں پہ لئے جارہے ہیں جس سے آنریبل ممبر کو اعتراضات ہیں تو مجھے منسٹر انوائرونمنٹ نے کہا ہے کہ آنریبل ممبر صاحب اور میں اور منسٹر انوائرنمنٹ ہم بیٹھ جائیں گے، دیکھ لیں گے، اگر کوئی غلط Steps یا کوئی علاقے کے نقصان کے Steps لئے جارہے ہیں، ان کو تشویش ہے، انشاء اللہ وہ ہم روکیں گے ضرور، میں ایشورنس دے دیتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: Thank you Law Minister Sahib. Thank you Badsha Salih Sahib. Ms. Rehana Ismail Sahiba, MPA, to move her call attention No. 128.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر! میں وزیر برائے محکمہ خزانہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ پشاور جو کہ صوبے کا دارالخلافہ ہے جس کی بناء پر صوبے کے تمام سرکاری محکمہ جات اس شہر میں آباد ہیں اور ملازمت کے سلسلے میں اضلاع کے ہزاروں لاکھوں ملازمین یہاں رہائش پذیر ہیں، جبکہ پشاور میں سرکاری رہائشگاہوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے، بھرتی کے ساتھ ہی رہائش کے لئے درخواست دینے والوں کی ریٹائرمنٹ کے دن تک انتظار کے باوجود سرکاری رہائش نہیں مل سکتی، ہاؤس رینٹ جو کہ محض دو ڈھائی ہزار روپے ہے، ایسے حالات میں سرکاری ملازمین شدید مالی، رہائشی، خاندانی اور ذہنی مسائل کا سامنا کر رہے ہیں، لہذا میری صوبائی حکومت سے گزارش ہے کہ وہ بھی وفاقی حکومت اور پنجاب حکومت کی طرز پر خیبر پختونخوا کے سرکاری ملازمین کو House hiring کی سہولت فراہم کرے تاکہ سرکاری ملازمین کے مسائل کے حل کی طرف اہم پیشرفت ہو سکے۔

جناب سپیکر! یہ تو آپ کے ایجنڈے میں ہے، ہاؤس لوگوں کو Provide کرنا، کم از کم سرکاری ملازمین جو کہ شدید مشکلات کا شکار ہیں اور دو ڈھائی ہزار میں تو ایک کمرہ تک Hire نہیں کیا جا سکتا تو ہاؤس رینٹ میں ان کو یہ سہولت ملنی چاہیئے کہ گورنمنٹ خود House hire کر کے ان ملازمین کے مسائل کو حل کرے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، لاء منسٹر صاحب یا کون Respond کرے گا؟

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق:</u> تھینک یو مسٹر سپیکر۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں آنریبل ممبر میڈم ریحانہ اسماعیل صاحبہ کا کہ انہوں نے ایک بہت زیادہ ایک اچھا ایشو اٹھایا ہے اور میرے خیال میں اچھی بات ہے کہ یہ فلور آف دی ہاؤس پہ آیا ہے تو میڈیا کے لوگ بھی بیٹھے ہیں، یہ اجاگر ہوا ہے لیکن ان کو خوشی ہوگی یہ جاننے میں کہ آج چونکہ فنانس منسٹر صاحب جواب دینا چاہ رہے تھے لیکن اسلام آباد میں نیشنل فنانس کمیشن این ایف سی کی میٹنگ ہے، اس کی وجہ سے وہ نہیں آسکے، ان کو خوشی ہوگی، میڈم! Already اس کے اوپر کمیٹی بن گئی ہے، میں اس کمیٹی کا ممبر ہوں، فنانس منسٹر اس کمیٹی کے ممبر ہیں، فنانس سیکرٹری ممبر ہیں اور سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ جو ہیں، یہ چار ممبرز ہیں، تو اس کمیٹی کے ایجنڈے میں ایک آئٹم یہ بھی ہے کہ یہ بالکل جائز بات ہے، اگر کوئی سرکاری ملازم پشاور میں کام کر رہا ہے اور اس کو گھر کی سہولت نہیں ہے، سرکاری رہائش گاہ تو ہونی چاہیئے کہ اس کو کوئی سہولت House hiring کی مد میں دی جائے تاکہ وہ آسانی سے اپنی ڈیوٹی پوری کر سکے، ان کو خوشی ہوگی کہ اس کے اوپر کمیٹی بھی بن گئی ہے، کام بھی شروع ہو گیا ہے اور ان شاء اللہ جلد ہم Proposals تیار کر کے اس کو ان شاءاللہ Implement کریں گے، ضرور ہم اپنے سرکاری لوگوں کو سہولت دیں گے تاکہ وہ جو ایک بڑا مقصد ہے، صوبے کے عوام کی خدمت کا وہ احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں۔ بالکل جی، کال اٹینشن ہے، اس پہ زیادہ ڈیٹیل تو ہو نہیں سکتی لیکن ایشورنس یہ ہے کہ کمیٹی بن گئی اور اس پہ کام شروع ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو لاء منسٹر صاحب۔ جی، عنایت اللہ صاحب!

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>جناب عنایت اللہ:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! آپ سے ریکوئسٹ کی تھی کہ رول 240 کے تحت 124 کو Suspend کر کے ہمیں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور میرے بعد میرے خیال میں صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب بھی ایک جوائنٹ ریزولیوشن لانا چاہتے ہیں، وہ

انہوں نے ڈرافٹ کی ہے اور ایک میں نے ڈرافٹ کی ہے، دونوں ایسی نوعیت کی ہیں کہ ایک 'کامن' ایشو ہے، میں اس لئے آرٹیکل 240 کے تحت رول 240 کے تحت رول 124 کو Suspend کرنے کی ریکوئسٹ کرنا چاہتا ہوں تاکہ ہمیں Leave of the Assembly ملے اور ریزولیوشن کو Move کر سکیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members, to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Rule 124 is suspended under the rule 240 of the Provincial Assembly Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business. Honourable Member is allowed to move his resolution.

قراردادیں

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! اس قرارداد کے اوپر سردار حسین بابک صاحب، ملک بادشاہ صالح صاحب، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب اور میجر ریٹائرڈ شاہ داد خان صاحب اور بہادر خان صاحب کے دستخط ہیں، باقی بھی اگر کوئی ممبر اپنا دستخط Add کرنا چاہتا ہے تو وہ بھی We will welcome him اور میں اس کو Read out کرتا ہوں۔

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ملاکنڈ ڈویژن میں پیسکو طرز کی کمپنی قائم کرے کیونکہ ملاکنڈ ڈویژن کی آبادی رقبے اور اضلاع کے لحاظ سے خیبر پختونخوا کا سب سے بڑا ڈویژن ہے، جغرافیائی لحاظ سے یہاں سستی ترین بجلی پیدا کرنے کی بہت گنجائش اور استعداد موجود ہے، دوسری طرف بد قسمتی سے بجلی کے بحران سے دوچار ہے۔ ان مشکلات پر قابو پانے اور بجلی پیداوار میں اضافے، اس کی ترسیل اور ادارے کو موثر بنانے کے لئے عوام کا یہ منتخب ایوان مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن میں پیسکو طرز کی کمپنی قائم کی جائے جس میں نہ صرف ملاکنڈ ڈویژن میں بجلی کا بحران حل ہو جائے گا بلکہ صوبے اور ملکی سطح پر بجلی کی مجموعی صورتحال میں خاطر خواہ بہتری آئے گی۔

سر! میں ملاکنڈ ڈویژن کے اندر Power of distribution company کا مطالبہ کر رہا ہوں اور یہ پورے پاکستان کے اندر فاٹا کے لئے الگ کمپنی ہے اور پورے صوبے کے لئے ایک پیسکو ہے تو یہ پنجاب کے اندر بھی باقی کمپنیز موجود ہیں، میں چاہتا ہوں کہ ہمارے صوبے کے اندر بھی Distribution companies بنیں کیونکہ ملاکنڈ ڈویژن کے اندر Potential موجود ہے اور وہاں چونکہ System constraints ہیں اور ایک کمپنی اس کو ہینڈل نہیں کر سکتی اور ویسے بھی ہم Tail end/پہ ہیں۔ اس وقت آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ آپ کا ہزارہ سے تعلق ہے، میں نے چیک کیا ہے کہ ہزارہ اور ملاکنڈ ڈویژن دونوں کے اندر ریکوری جو ہے وہ 90 percent سے زیادہ ہے اور واپڈا کی پالیسی کے مطابق اور پاور منسٹری کی پالیسی کے مطابق وہاں لوڈ شیڈنگ نہیں ہونی چاہیئے، زیرو لوڈ شیڈنگ ہونی چاہیئے لیکن لوڈ شیڈنگ اس وجہ سے ہوتی ہے کہ ہمارے ملاکنڈ ڈویژن کے اندر بھی ہوتی ہے، ہزارہ کے اندر بھی ہوتی ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ System constraints ہیں، System developed نہیں ہے تو System constraints کو دور کرنے کے لئے ایک نئی کمپنی قائم کی جائے جس میں پورا ملاکنڈ ڈویژن شامل کیا جائے اور اس کے Adjacent جو بٹگرام ہے، ضلع بشام ہے، وہ ضلع بھی شامل کئے جا سکتے ہیں۔ اس طرح سے جو Power distribution کا سسٹم ہے وہ Efficient ہو جائے گا اور Effective ہو جائے گا، میں اس پہ یہ قرارداد لے آیا ہوں، میں ریکوئسٹ کرتا ہوں کہ اس کو منظور کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اسی طرح کی ایک قرارداد پہلے ہزارہ کی کمپنی کی بھی اس ہاؤس نے منظور کی تھی اور یہ بھی بڑا Important ان کی ریزولیوشن ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may 'Yes' and those against it may say' No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is passed.

نگہت اورکزئی صاحبہ اور صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب! آپ کی جوائنٹ ہے، آپ کی الگ الگ ہے یا جوائنٹ ہے، آپ کی اور۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> نہیں، یہ تو ان کی الگ جو ہے تو وہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> چلو ٹھیک۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جی، اس کے بعد میری اور پھر کنڈی صاحب کی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو۔

Mr. Speaker: Janab Sanaullah Sahib, to please move his resolution. The rules relaxed.

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب! یہ ایک قرارداد ہے، مسلمانوں کے ایمان کے ساتھ ساتھ حج کی سعادت کا حصول ایک اہم فریضہ ہے جو کہ ہر غریب اور امیر کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اللہ کے گھر کی زیارت کرے اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر حاضری دے۔ پاکستان ایک اسلامی جمہوری ملک ہے جو کہ لاالہ الااللہ کے نام سے آزاد ہوا ہے، یہاں کے رہنے والے مفلوک الحال ہونے کے ساتھ ساتھ دین پر مر مٹنے والے ہیں اور ہر غریب عمرہ اور حج کی ادائیگی کے لئے زیورات تک بیچتے ہیں اور پیسہ پیسہ اکٹھا کر کے اللہ کے گھر کی زیارت کو سعادت سمجھتے ہیں جو حقیقتاً ایک بہت بڑی سعادت ہے لیکن موجودہ حکومت کی حال ہی میں حج پالیسی کے اعلان کے بعد غریب مزید پریشان ہو گیا ہے اور اس پالیسی سے حج جیسے سعادت سے خود کو محروم کرنے کے مترادف سمجھتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ حج پالیسی میں حج اخراجات کے اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے اور حج اخراجات کا اضافہ واپس لیا جائے۔ اس پر اکرم خان درانی صاحب، محمد سلیم صاحب، لائق محمد خان صاحب، عنایت اللہ صاحب کے دستخط ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ حقیقت ہے کہ حج کا فریضہ جس کی استطاعت ہو اس پر حج فرض ہے، ہم Agree کرتے ہیں لیکن جب اخراجات کم ہوں تو زیادہ لوگ حج کرنے کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر! ہمارے پڑوس میں بھارت جیسا ملک، غیر مسلم ملک وہاں پر اخراجات کم ہیں، ہمارے ہاں زیادہ ہیں، وہاں پر سبسڈی دی جاتی ہے۔ بنگلہ دیش اسلامی ملک ہے اور وہاں پر بھی سبسڈی دی جاتی ہے، ملائشیا، سوڈان جیسے ممالک میں، اسی لئے ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ ہر ایک کی، ہر مسلمان کی خواہش ہوتی ہے، لہذا یہ حکومت زیادہ جس پر فوکس کرتی ہے، نصب العین اس نے ایسا بنایا ہے کہ مدینہ منورہ کی ریاست بنانا چاہتے ہیں تو مدینہ منورہ کی ریاست بنانا چاہتے ہیں تو یہ تو فریضہ ہے، یہ تو فرض ہے تو کیوں لوگوں کو اتنا اس پر وہ کنٹرول کرتے ہیں کہ اخراجات زیادہ کریں اور کم لوگ حج کریں؟ لہذا یہ قرارداد منظور کی جائے۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ کے پیسوں پر حج ہو سکتا ہے؟ دیکھیں، حج تو مذہبی فریضہ ہے اور صاحب استطاعت کے اوپر فرض ہے، روزہ اور نماز ہر ایک پر فرض ہے لیکن حج جو ہے، صاحب استطاعت کے اوپر فرض ہے اور زکواۃ بھی صاحب استطاعت کے اوپر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، ملائشیا سبسڈی دے رہا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے ان کا Comparison دیکھا ہے کہ ہمارا اور انڈیا کا بالکل برابر ہے، ملائشیا کا ہم سے زیادہ ہے، انڈیا کا اور ہمارا ان سے کم ہے، Equal ہے، یہ ہمارا اور انڈیا کا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! ایسا ہے کہ جب سات مہینے پہلے ایک حاجی بینک میں اپنا اکاؤنٹ کھلوا لیتا ہے اور اس میں اتنا ایک پرافٹ ملتا ہے تو آپ اس کو بھی دیکھیں نا، اور یہاں تک کہ یہ جو قرارداد ہے، یہ بہت Important ہے اور تمام پاکستانیوں اور مسلمانوں کے دل کی آواز ہے تو اس میں میرا خیال ہے کہ یہاں سے یہ قرارداد جائے گی۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر!

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: سر! ابھی صاحبزادہ صاحب نے اس قرارداد کو ایسے طریقے سے ڈرافٹ کیا ہے کہ یہاں پر اگر کوئی اس کو Oppose کرے گا تو میرے خیال میں وہ ممکن نہیں ہو گا لیکن میں دو پوائنٹس بتاتا ہوں پھر ہاؤس میرے خیال میں اس کو Oppose نہیں کرے گا، اچھی بات ہے اگر ایک Recommendation فیڈرل گورنمنٹ کو جا رہی ہے، اس میں کوئی بری بات نہیں ہے، حج جس طرح صاحبزادہ صاحب نے اپنی ریزولیوشن میں ہی بتا دیا کہ یہ صاحب استطاعت جو مسلمان ہوتا ہے، اسی کے اوپر فرض ہوتا ہے، وہ ایک ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ سبسڈی کچھ زمانے سے دی جا رہی تھی لیکن Obviously جو اس وقت ملک کے حالات ہیں، جو Financial implications ہیں، حالات ہیں تو اس وجہ سے فیڈرل گورنمنٹ نے کچھ اچھا ہی سوچا ہو گا کہ یہ جو فنانشل حالات ہیں، ان کو کنٹرول کرنے کے لئے Steps لے رہے ہیں تو یہ بھی ایک Step لینا ہو گا لیکن Having said that میں اپنی سیٹ پر بیٹھ رہا ہوں، آپ اس کو ہاؤس کے سامنے رکھ دیں تا کہ ہاؤس اس کے اوپر اپنا ووٹ کر سکے۔

جناب سپیکر: میں تو ہاؤس کے سامنے رکھ دیتا ہوں لیکن لاء منسٹر صاحب! یہ بتائیں کہ آپ ماشاء اللہ ٹھیک ٹھاک Well off ہیں، آپ حج اپنے پیسوں سے کر سکتے ہیں، آپ کو حکومت کیوں 50 ہزار 60 ہزار کی سبسڈی دے، مجھے کیوں دے؟ کسی مل اونر کو کیوں دے؟ تو There should be some

کہ جو ٹیکس کی کوئی Ratio دیکھ لی جائے یا کوئی چیز کہ جو غریب لوگ ہیں، ان کو تو mechanism Definitely دینی چاہیئے لیکن جو Afford کر سکتے ہیں، ان کو تو نہیں دینی چاہیئے۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: نگہت بی بی کا مائیک آن کریں، کوئی بڑی اچھی تجویز دے رہی ہے یہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر! جب شوگر ملز کو سبسڈی مل سکتی ہے، جب اور ڈیپارٹمنٹس کو سبسڈی مل سکتی ہے تو یہ حج تو ایک ایسا مقدس فریضہ ہے کہ اس میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: شوگر مل کو تب ملتی ہے کہ چینی عوام کو سستی ملے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر! پہلے میری بات سن لیں نا، ایک ملازم پیشہ آدمی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہم مخالفت نہیں کر رہے ہیں، ہم ڈسکشن کر رہے ہیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: نہیں نہیں، میں ڈسکشن میں ہی آ رہی ہوں، سر! ایک ملازم پیشہ آدمی ہے جو کہ سرکاری طور پر ملازم ہے اور پیسہ پیسہ جوڑ کے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کو دینی چاہیئے، سبسڈی بالکل دینی چاہیئے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: تو یہی ہم کہنا چاہ رہے لیکن اس میں آپ تفریق کیسے کریں گے؟

<u>جناب سپیکر</u>: تو یہی میں کہہ رہا ہوں کہ There should be some mechanism, merit, Need basis کوئی ایسی چیز نکلنی چاہیئے، اب بابک صاحب تو حج خود کر سکتے ہیں، ان کو کیوں سبسڈی دی جائے؟ یہ محب اللہ صاحب یہ حج پہ جائیں، اس کو کیوں سبسڈی دی جائے؟ یہ خود خرچہ کریں۔ The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may 'Yes' and those against it may say' No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is passed. Ji Orakzai Sahba.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کے چیمبر میں آئی اور آپ سے درخواست کی، آپ نے یہ جتنی Important بات ہے جس کو میں کرنے کے لئے یہاں پر اٹھی ہوں۔ جناب سپیکر! یہ جو ساہیوال میں جو واقعہ ہوا ہے، اس کے اوپر میں زیادہ بحث میں نہیں جانا چاہوں گی، میں صرف قرداد کو Read out کروں گی اور اگر اس کو تمام لوگ Agree کرتے ہیں تو پھر اس کو Jointly

لے لیں گے، مطلب اس میں میں چاہتی ہوں کہ کوئی Controversial بات نہیں ہے اور یہ صرف ساہیوال کے لوگوں کے ساتھ جو شہید ہوئے ہیں، ان کے ساتھ یکجہتی کی ہے۔

جناب سپیکر! 19-01-2019 کو ساہیوال میں دلخراش واقعہ پیش ہوا جس میں تین معصوم بچوں کے سامنے ان کے والدین، بہن اور ڈرائیور کو پنجاب پولیس نے دہشت گرد سمجھ کر قتل کر دیا، لہذا یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ اس سانحے میں جن بچوں کے سامنے ان کے والدین، بہن، ڈرائیور کو قتل کر دیا گیا تھا، کسی مستند سائیکاٹرسٹ سے ان کی تشخیص کروائے تاکہ ان کے ذہنوں سے اس واقعے کا اثر ختم ہو اور ان کو پاکستان کے کسی اچھے سکول سے تعلیم دلوائی جائے جو بڑے ہو کر ایک مکمل انسان بن سکیں اور جن افراد نے یہ ظلم کیا ہے، ان کے خلاف کارروائی کر کے دوسروں کے لئے عبرت کا نشان بنایا جائے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر!

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: یہ ایک واقعہ جو پچھلے دنوں ساہیوال میں ہوا تھا تو وہ پورے میڈیا پر بہت زیادہ آیا اور سارے لوگ اس سے واقف بھی ہیں کہ کیا ہوا تھا؟ سر! یہ میرے خیال میں ایک بدقسمتی ہے اور یہ ایک Reflection ہے کہ جو حکومتیں رہی ہیں یا جو ایڈمنسٹریشن رہی ہے، اس وقت کوئی اس طرح کی کوتاہی کسی ڈیپارٹمنٹ سے یا کسی ادارے سے ہو رہی ہے تو یہ ان پچھلے ادوار کی حکومتوں کی جو پنجاب میں رہی ہیں، یہ آج اس کے اوپر Reflect کر رہی ہیں کہ آج ان کی جو کوالٹی ہے، ان اداروں کی وہ اس طرح سے نہیں ہے یا اگر وہ جس طریقے سے Operate کرتے ہیں تو وہ اس طرح سے نہیں ہیں لیکن یہ تو اس طرح کی ریفارمز لانا پڑیں گی اور ایسے واقعات سے یہ ریفارمز لانے کی، مطلب یہ بہت زیادہ سامنے آ گئی ہیں، یہ چیزیں، یہ کمزوریاں جو کہ پچھلی حکومتیں گزر گئی ہیں اس صوبے میں لیکن الحمدللہ یہاں ہمارے صوبے میں اگر پولیس ہے تو آج پورے پاکستان میں ہر جگہ پر کمیاں بھی ہوتی ہیں، خامیاں بھی ہوتی ہیں لیکن پورے پاکستان میں لوگ ہمارے اس صوبے کی پولیس کے اوپر وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ پورے ملک کا ایک اچھا ادارہ ہے۔ یہ پنجاب میں جو ہوا تو یہ تو پچھلے ادوار میں جو ہوتا رہا ہے یا ادارے نہیں بنائے گئے ہیں یا اس طرح کی آرگنائزیشنز کو ٹھیک نہیں کیا گیا ہے، آج اس کے ریزیلٹس ہمارے سامنے آ رہے ہیں اور ابھی اس پر ریفارمز کی ضرورت ہے۔ جہاں تک اس واقعے کا تعلق ہے تو میرے خیال میں پرائم منسٹر آف پاکستان کے لیول پر اس کا نوٹس لیا جا چکا ہے، چیف منسٹر پنجاب وہ بھی اس کے اوپر انہوں نے نوٹس لیا

ہے اور ایک انکوائری اس وقت اس میں شروع ہے، ہمیں بالکل اس انکوائری کا انتظار کرنا چاہیئے، دیکھنا چاہیئے اور جو اس ملوث پایا گیا، کسی نے غلط اقدام کیا ہے یا کسی نے غلط کام کیا ہے، میرے خیال میں کوئی بھی بندہ وہ اس غلط کام کو سپورٹ نہیں کرے گا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ کہہ رہی ہیں کہ وہ جو بچے اس میں تھے، ان کا کسی سائیکاٹرسٹ سے علاج کروایا جائے اور اور ان کی ایجوکیشن کا (انتظام) کرے، آپ کا یہ پوائنٹ ہے نا؟

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! اس کا، سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی! آپ کا یہ پوائنٹ ہے نا، کیونکہ آپ نے ہمیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! بات یہ ہے کہ میں نے یہاں پر نہ تو پولیس کے خلاف کوئی بات کی ہے، میں نے یہ بات کی ہے کہ چونکہ ان معصوم بچوں کے سامنے جو حرکت کی گئی ہے اور دہشت ان کو بار بار جب پکار رہے ہیں تو ظاہر ہے کہ جب یہ بڑے ہوں گے تو ان کے ذہنوں میں، ان کو کسی اچھے سے سائیکاٹرسٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Psychologically ان کو Treat کیا جائے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Treat کیا جائے اور ان کو کسی ایسے سکول میں داخل کرایا جائے تاکہ یہ واقعہ ان کے ذہن سے غائب ہو جائے۔۔۔۔۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! میں گزارش کروں گا کہ اگر ریزولیوشن کی کاپی مجھے دے دیں تو میں بھی پڑھ لیتا ہوں اور اس کے بعد کوئی بھی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے Rule relax کرنے کے لئے جو بھی آپ لائیں تو ہمیں بھی اس کی کاپی دیں، ہمارے پاس بھی کوئی کاپی نہیں ہے۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! کیونکہ کاپی نہیں ہوتی، ہمیں پتہ بھی نہیں ہوتا تو میں پڑھ لیتا، ادھر ہی پڑھ لیتا ہوں نگہت بی بی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کاپی دے دیں ان کو، وہ پہنچ گئی۔ جی، نگہت اورکزئی صاحبہ!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! بات یہ ہوتی ہے، میں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو میں انکار کر سکتا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! اپنا بزنس جتنا بھی ہوتا ہے، جو بھی کرنٹ واقعات ہوتے ہیں، جو بھی ہوتا ہے، اس پر میرے توجہ دلاؤنوٹسز بھی ہوتے ہیں اور اس پر قرار دادیں بھی ہوتی ہیں، اس میں سوال و جواب بھی ہوتے ہیں لیکن پھر وہی افسوس سے بات کرنا پڑتی ہے کہ نہ تو میری ویب سائیٹ پر کوئی توجہ دلاؤنوٹس کی نشان دہی، سب زیرو زیرو آرہا ہے تو یہ Already میں جمع کرواچکی ہوں، آج آپ سے میں نے ریکوئسٹ کی ہے کہ اگر پہلا دن ہی اس بات کے بغیر گزر جائے تو اسمبلی کی روایات یہی ہیں کہ جب بھی کوئی ایسا غیر معمولی واقعہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے بڑی صحیح بات کی ہے، اس کو ہم چیک کرتے ہیں، عطاء اللہ صاحب! چیک کریں کہ ویب سائٹ پر کیوں نہیں آرہا؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کچھ بھی نہیں ہے، زیرو، زیرو۔

جناب سپیکر: جی، آپ چیک کریں۔ جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: میں Respond کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: ایک تو میری ریکوئسٹ یہ ہو گی، یہ تو اس قرارداد سے متعلق نہیں ہے لیکن جس طرح آنریبل ممبر صاحبہ ہماری، میرے خیال میں اس ہاؤس کی سب سے Experienced Member ہیں کیونکہ چوتھی دفعہ وہ آئی ہیں اور Continuously آئی ہیں تو میری ریکوئسٹ یہ ہو گی سب ممبرز سے، وہ تو ہمارے لئے سینیئر ہیں تو ابھی یہ ہے کہ ایک رولز 42 بھی ہے، میں اس بارے میں بات نہیں کر رہا ہوں، میں Generaly آج جو کارروائی ہاؤس میں ہوئی ہے تو تھوڑا بہت ایک رولز 42 ہے، اس کو بھی دیکھنا چاہیئے، ریزولیوشن کو پہلے نمٹا دیتے ہیں تاکہ یہ انہوں نے پیش کی ہے، سر! ریزولیوشن میں نے پڑھ لی ہے، بڑی ٹھیک ٹھاک ریزولیوشن ہے اور گورنمنٹ اس کو سپورٹ کرے گی جی، آپ ہاؤس کے سامنے رکھیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may 'Yes' and those against it may say' No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed.

احمد کنڈی صاحب کوئی کال اٹینشن پر بات کرنا چاہتے ہیں، پوائنٹ آف آرڈر ہے، Sorry۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ نے وقت دیا، میں اس ہاؤس کی توجہ ایک اہم ایشو کی طرف دلانا چاہتا ہوں، جس طرح لاء منسٹر صاحب نے کہا، ساہیوال کے ایشو پر کہا جو ماضی کی حکومتوں میں اس طرح ہوا ہے، انہوں نے ساری Liability ماضی کی حکومتوں پر ڈال دی، میں توجہ دلانا چاہتا ہوں، آپ کے قبائلی اضلاع جو کہ خیبر پختونخوا کا حصہ بن چکے ہیں، Recently وہاں پر ایک واقعہ ہوا ہے، حیات آف خیسور کا اور یہ واقعہ اگر آپ دیکھیں تو حیات آف خیسور، نقیب اللہ محسود، ایس پی طاہر داوڑ صاحب یا پروفیسر ارمان لونی صاحب کے واقعات ہو رہے ہیں، ان کا پس منظر تقریباً ایک ہی بن رہا ہے اور تمام جو متاثرہ لوگ ہیں، انہوں نے فرد جرم ریاست پر عائد کی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ جرم ریاست گردی کا ہے۔ جناب سپیکر! ریاست کا، شہری کا، مملکت کا، عوام کا، ملک کا، افراد کا ایک ہی رشتہ ہے اور وہ ناطہ آئین کا، قانون کا، دستور کا ہے، Constitution is the supreme law of this land اور آئین وہ دستاویز ہے، آئین وہ ڈاکومنٹ ہے جو کہ ریاست اور شہری کے درمیان فرائض اور حقوق کا تعین کرتا ہے، آج آپ دیکھ لیں، وہ آئینی حقوق وہ Fundamental rights جو جمہوری ملکوں میں ہر آئین کے شروع صفحات میں دیئے جاتے ہیں لیکن آج ہمارے قبائلی اضلاع کے نوجوان پر جوش اور پر طیش نوجوان، آج حکومت وقت سے، نام نہاد ریاست مدینہ کے پیروکاروں سے، تبدیلی کے دعویداروں سے، انصاف کے ٹھیکیداروں سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ خدارا ہمیں آئینی حقوق دیئے جائیں، خدارا ہمیں اپنے Fundamental Rights دیئے جائیں، یہ صرف حیات کا واقعہ نہیں، وہ تمام نوجوان جو آج ایک تحریک کی شکل اختیار کر چکے ہیں، وہ آپ کی حکومت کے ساتھ بیٹھنا چاہتے ہیں لیکن حکومت ٹس سے مس نہیں ہو رہی، حکومت کو کوئی فکر ہی نہیں ہے جو یہ کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں تھوڑی سی مزید بات کروں گا، وقت کی تنگی بھی ہے، مجھے ان نوجوانوں کا پتہ ہے، اگر آپ دیکھیں کہ وہ کونسا راستہ اختیار کیا ہوا ہے انہوں نے؟ ان نوجوانوں کی منزل امن ہے، ان نوجوانوں کا مقصد، مستقبل امن ہے اور انہوں نے راستہ کون سا لیا ہوا ہے؟ عدم تشدد کا راستہ ہے، کیا ان کے پاس ہتھیار ہیں؟ گفت وشنید کا، دلیل کا، مکالمے کا، اس کے باوجود بھی یہ ریاست مدینہ والے خاموش بیٹھے ہیں اور بات نہیں کر رہے، افسوس سے کہنا پڑتا ہے، ہماری دو تہائی حکومت کے وزیر اعلیٰ جب قبائلی اضلاع میں جاتے ہیں، مصنوعی پروگراموں میں جاتے ہیں اور جب غیر منتخب لوگ آگے اور وزیر اعلیٰ پیچھے کھڑے ہوتے ہیں تو ہمیں دکھ ہوتا ہے۔ جناب سپیکر! خدارا Let`s empower this House، اس ہاؤس کو Empower

کریں، قبائلی اضلاع کے لوگ چیخ رہے ہیں، پکار رہے ہیں، ان کی بڑی قانونی باتیں ہیں اور آج اگر وہ کسی غصے کی وجہ سے ریاست کے اداروں کی بے توقیری کر رہے ہیں تو وہ بھی یہ ذمہ داری اس حکومت پر عائد ہوتی ہے، انہی کا Domain ہے، انہی کے لوگ ہیں، مئی میں، چار پانچ مہینوں میں انہوں نے اس ہاؤس میں آنا ہے، خدارا ان کو عزت واحترام کے ساتھ ان کی بات سنی جائے، وہاں پر ان اضلاع میں جو چالیس سال کا کھیل کھیلا گیا ہے، جناب سپیکر! وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں، آج ہم میڈیا پر پابندیاں لگا رہے ہیں، آج ہم میڈیا پر قدغن لگا رہے ہیں جو ان باتوں کو چھپائے، جناب سپیکر! یہ چھپن سال کا کھیل بہت ہو چکا، خدارا ہم منتخب لوگ ہیں اور یہ لوگ جو قبائلی اضلاع کے نوجوان ہیں، ہم منتخب لوگوں کو بلا رہے ہیں کہ خدارا ان سیاسی مطالبوں کا حل سیاسی طریقوں سے کریں۔ جناب سپیکر! میں صرف آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا را اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے، منتخب لوگوں کی کمیٹی بنائی جائے، ان لوگوں سے بات کی جائے، میری اس تجویز کو، میں صرف یہ دینا چاہتا ہوں تاکہ یہ تاریخ میں آئے، کل کو، کیونکہ یہ جو کھیل کھیلا جا رہا ہے اور جس طریقے سے ان شعلوں کو ہوا دی جا رہی ہے، یہ بہت خطرناک ہے، میری آخری گزارش ہے کہ اس پر کمیٹی بنائی جائے۔

Mr. Speaker: Thank you, Kundi Sahib; thank you very much. Law Minister, Law Minister, please.

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! یہ-----

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! میں بھی اسی حوالے سے-----

جناب سپیکر: جی بابک صاحب! اس کے بعد آپ کر لیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: جی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر! میں کنڈی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، آج میرا خیال تھا کہ اسمبلی اجلاس شروع ہوتے ہی جو نکات انہوں نے اٹھائے، ان پر بات ہونی چاہیئے لیکن دیگر جو ایجنڈا آئٹمز تھے، وہ تھوڑے طویل ہو گئے۔ جناب سپیکر! بالکل خیسور میں جو واقعہ پیش آیا ہے، وہ تو سارے، پاکستانی میڈیا پر تو پابندی ہے، پاکستانی میڈیا تو مقبوضہ ہے لیکن سوشل میڈیا نے ان چیزوں کو بڑا Highlight کیا اور ایک درد بھری کہانی جو ہے، ایک معصوم بچے نے سنائی ہے، ہم انتظار میں تھے کہ اس صوبے میں ایک حکومت ہے، چونکہ فاٹا کے اضلاع بھی انتظامی اور آئینی طور پر صوبے کا حصہ بن گئے ہیں اور ہم تو انتظار میں

تھے کہ وزیر اعلیٰ صاحب وہاں جائیں گے، ورنہ تو سینیئر وزراء وہاں پر جائیں گے لیکن میرے خیال میں ابھی تک جب ہم اسی اسمبلی فلور پر بات کرتے ہیں، حکومت کی طرف سے اس مسئلے پر کوئی بات نہیں کی گئی ہے، جو انتہائی بے حسی کو ظاہر کرتی ہے، اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا جناب سپیکر! فاٹا کے جتنے اضلاع ہیں، جتنے علاقے ہیں، وہاں کے گھروں کو تباہ کیا گیا، مارکیٹوں کو تباہ کیا گیا، اب عزت نفس پر بات آگئی اور ہم اس اسمبلی میں میجارٹی پختون ہیں، سیاست سے بالاتر ہو کر اور یہ میرے خیال میں کوئی سیاسی مسئلہ بھی نہیں ہے، ایک بچہ جب خود سے، ساری دنیا کے سامنے آتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ سیکورٹی فورسز کے کچھ لوگ آجاتے ہیں اور ان کا باپ بھی گرفتار ہے اور دیگر جو بزرگ مرد ہیں، وہ بھی گرفتار ہیں اور سیکورٹی فورس کا یہ مطالبہ کرنا کہ آپ چارپائی نکالو اور پھر تکیہ لے آؤ، گھر کے اندر میرے خیال میں ہم تمام پختونوں کے لئے یہ امتحان کا مقام ہے، میں تو یہی مطالبہ کروں گا، کیا حکومت یہ مطالبہ کریں گے؟ دعوے سے جس طرح کہا گیا کہ ریاست مدینہ کے ہوتے ہوئے اس طرح کے واقعات جو رونما ہوتے ہیں، ان کے لئے انکوائری کمیٹی بنانی چاہیئے، حکومت کو فوری طور پر ایکشن لینا چاہیئے تھا لیکن میرے خیال میں ابھی تک نہ حکومت نے کوئی کمیٹی بنائی ہے، نہ حکومت نے کوئی ایکشن لیا ہے اور نہ میرے خیال میں حکومت کا کوئی ارادہ ہے، پھر بھی ہماری ذمہ داری بنتی ہے لیکن اسی طرح بلوچستان میں ایک نوجوان ٹیچر کو جس بیدردی کے ساتھ قتل کیا گیا، ہم مذمت کرتے ہیں اور پھر اس کے جنازے میں لوگ جب شریک ہونے جارہے تھے تو ان کو روکا جا رہا تھا، ان کارکنوں کو جو سارے ملک میں احتجاج کر رہے تھے، ان کا تعلق جس پارٹی سے بھی ہو، جس تنظیم سے بھی ہو لیکن ایک نوجوان کے بیدردی سے قتل عام کے خلاف سارے ملک میں، ہر شہر میں، ساری دنیا میں جو احتجاج ہو رہے تھے، ان کو گرفتار کیا جارہا ہے، وہ لوگ جو اس ریاست میں ریاستی ذمہ داریوں کے ساتھ، ریاستی عہدوں کے ساتھ، تنخواہوں کے ساتھ، ان کو کسی نے غلط سمجھایا ہے، وہ لوگ غلط سمجھ رہے ہیں کہ ایک بندے کو مار کر اور اس سوچ کو یہ لوگ ختم کر سکتے ہیں، یہ ان کی غلط فہمی ہے، ایک انقلاب برپا ہو گا، یہ ہم بتانا چاہتے ہیں، کوئی بھی ذی شعور انسان اس ظلم پر اور ظلم کے اوپر یہ جو ظلم ہو رہا ہے تسلسل سے، کوئی خاموش نہیں رہ سکتا۔ اب یہ کیا بات ہوئی کہ اسلام آباد میں لوگ احتجاج کرتے ہیں، کسی بے گناہ فرد کے قتل عام کے خلاف، اس کو گرفتار کیا جاتا ہے، اس کو ٹارچر کیا جاتا ہے، اس کو ہراساں کیا جاتا ہے اور پھر کل ہم نے دیکھا، Yesterday کہ سارے پاکستان میں، پاکستان میں جتنی کالعدم تنظیمیں تھیں، یہ میرے خیال میں چترال سے لے کر سارے ملک میں جتنی بھی کالعدم تنظیمیں تھیں، انہوں نے کل کشمیر

ڈے کے نام پر اپنا 'پاور شو' کیا، جیش محمد ہے، جو بھی تنظیم ہے، ان پر کوئی پابندی نہیں، دہشتگردوں پر یا دہشتگرد تنظیموں پر کوئی پابندی نہیں ہے لیکن جو حق کے لئے بات کرے گا، جو انصاف کے لئے بات کرے گا، جو عدم تشدد کے لئے بات کرے گا، جو امن اور سکون سے زندگی گزارنے کے لئے بات کرے گا، اس کو گرفتار کیا جائے گا، اس کو ہراساں کیا جائے گا، اس کو ٹارچر کیا جائے گا۔ میرے خیال میں یہ بہت بڑے انقلاب کی نشانی ہے، جبر سے، زبردستی سے سوچوں کو دبایا نہیں جا سکتا اور مجھے امید ہے کہ یہ تو مقبوضہ حکومتیں ہیں، ان کو تو تیار خطبے آئیں گے اور یہ پڑھ کر جواب دیں گے جناب سپیکر! ورنہ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ اس صوبے میں حکومت ہے، ایک پختون بچہ ایک پختون گھرانے کی عزت کی بات کر رہا ہے اور حکومت رسپانس نہیں کر رہی ہے تو میں طعنہ نہیں دینا چاہ رہا، میں طعنہ نہیں دینا چاہ رہا لیکن حکومت تو اس بات کا کریڈٹ لینے جا رہی ہے کہ جا کر صوبائی کابینہ نے خیبر میں کابینہ کا اجلاس منعقد کیا لیکن وہاں کون جائے گا، خیسور میں کون جائے گا؟ اس کمیٹی میں وہاں پر عام لوگوں کے جرگے بنے، صاحب الرائے مشران کے جرگے بنے لیکن حکومت ٹس سے مس نہیں ہو رہی۔ جناب سپیکر! یہ ریاست ہم سب کی ہے، ہم سب نے یہاں پر سکون سے، امن سے، تحفظ سے رہنے کے لئے ہم نے جدوجہد کرنی ہے، اس طرح کے جو ہتھکنڈے ہیں، ذمہ داروں کی طرف سے، ان لوگوں کی طرف سے جو اس ریاست کے اندر اپنی ریاست بنانے کی کوشش کرتے ہیں، ان سب کو ان کرتوتوں سے باز رہنا چاہیئے اور میرے خیال میں لوگوں کو امن اور سکون سے رہنا چاہیئے۔

Mr. Speaker: Thank you, Babak Sahab.

جناب عنایت اللہ: میں اس پر تھوڑا سا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، عنایت اللہ صاحب!

جناب عنایت اللہ: چونکہ میری پارٹی کا سینیٹ کے اندر بھی موقف آ چکا ہے، ادھر بھی آنا چاہیئے، یہ خیسور کے بعد پھر بلوچستان والا واقعہ ہو گیا، ویسے خیسور وہ تاریخی گاؤں ہے، ایک تاریخی جگہ ہے کہ یہ جو سر تور فقیر کا واقعہ ہوا تھا، وہ انگریز کے خلاف اٹھے تھے تو یہ وہی ہسٹری Repeat ہو رہی ہے، اس میں ایک خاتون نے، ایک کرسچئن خاتون نے اسلام قبول کیا اور 1935 کے اندر انہوں نے ایک مسلمان کے ساتھ شادی کی، اس کو جو بنوں کے اندر انگریزوں کا ڈویژن تھا، آرمی کا، وہ بھگا کر لے آئی اور اس سے وہ اٹھ گئے اور وہ ایک لڑائی شروع ہو گئی، یعنی یہ وہ ایک پرانی تاریخ جو ہے، اس کو تازہ کرتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! اس پر بات پورے پاکستان کے اندر، سینیٹ کے اندر ہو گئی ہے، سوشل میڈیا کے اوپر ہو رہی ہے

اور اس کے بعد پھر بلوچستان کا یہ واقعہ ہو جاتا ہے، جب سٹیٹ اپنے شہریوں کو تحفظ دینے کے بجائے وہ ماورائے عدالت قتل کرتی ہے اور اس قسم کا تحفظ ان کو نہیں ملتا ہے اور جو سٹیٹ کی Coercived power ہے وہ Sparingly استعمال نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ Frequently استعمال ہوتی ہے تو جناب سپیکر صاحب! اس کے نتائج خطرناک ہوں گے، اس کے نتائج یہی ہوں گے کہ اس طرح کے پختون نوجوان اٹھ گئے ہیں اور اس الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے اوپر بالکل ان کو کوریج نہیں ملتی ہے لیکن ہزاروں کی تعداد میں لوگ ان کے جلسوں میں آجاتے ہیں اور ان کا تعلق کسی بھی پولیٹیکل پارٹی سے بھی نہیں ہے، کوئی بھی پولیٹیکل پارٹی ان کی پشت پر نہیں ہے لیکن جو پختونوں کے اندر بپھرے ہوئے نوجوان ہیں، جن لوگوں کے اندر Resentment ہے جو Aggrieved elements ہیں، وہ ان کے گرد اکٹھے ہو رہے ہیں اور اگر سٹیٹ ان چیزوں کو Seriously نہیں لے گی، دیکھیں، ہماری یہ باتیں میڈیا پہنچائے، اگر سٹیٹ ان باتوں کو Seriously نہیں لے گی تو ان پختون نوجوانوں کو کوئی بھی ان کے گرد اکٹھے ہونے سے نہیں رکوا سکتا ہے، ظاہر ہے وہ میری پارٹی بھی چھوڑیں گے، وہ بابک صاحب کی پارٹی بھی چھوڑیں گے، وہ آپ کی پارٹی بھی چھوڑیں گے، وہ ہر پارٹی چھوڑیں گے اور ان کے گرد جمع ہوں گے، اس لئے یہ دو تین جو واقعات ہوئے ہیں، یہ بڑے سیریس ہیں اور میرا خیال ہے کہ ان کی پختونوں کے اندر ایک Collective insecurity کا جو Sense create ہو رہا ہے، اس کے نتیجے میں طاہر داوڑ کا جو واقعہ ہے، خیسور کا واقعہ ہے، اب بلوچستان کے اندر ہو گیا، ساہیوال کا واقعہ ہو گیا، ظاہر ہے ساہیوال کا تو پختونوں کے ساتھ نہیں ہوا ہے لیکن وہ بھی پاکستان کے شہری ہیں، یہ تین چار واقعات جو مسلسل ہو رہے ہیں، اس کا اگر Cognizance نہیں لیا جائے گا اور اس کے لئے کوئی جوڈیشل انکوائری، کوئی پارلیمینٹری کمیٹی، ایسی کمیٹی قائم نہیں ہوگی کہ جو ان معاملات کی تہہ تک پہنچے اور لوگوں کے سامنے حقیقت لے آئے اور اگر ان کے ساتھ زیادتی نہیں ہوئی ہے اور وہ غلط کہہ رہے ہیں تو وہ بھی سامنے آجائے گا، اس لئے پارلیمانی کمیٹی کے قیام کا جو مطالبہ ہوا ہے، کم از کم ہمارے صوبے کے لیول کی حد تک جو واقعات ہوئے ہیں، اس میں تو اس اسمبلی کے ساتھ اختیار موجود ہے، اس کی ہم حمایت کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: Tkank you. Law Minister, please respond.

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: مسٹر سپیکر! بے شک آج ایجنڈے پر تو یہ آئٹمز نہیں تھے لیکن آپ نے اجازت دے دی ہے اور ایشوز بھی بڑے Important ہیں، آپ نے اچھا کیا ہے، آپ نے اجازت دے دی ہے۔ میں صرف اتنا پوائنٹ آؤٹ کرنے کی جسارت کر رہا ہوں کہ اگر چیزیں ایجنڈے پر آ

جائیں تو پھر اس کے اوپر Proper responce آ جاتا ہے، تو وہ جو اپوزیشن ممبرز مانگ رہے ہیں یا جو وہ چاہتے ہیں کہ کوئی اس طرح کے اقدامات ہوں تو وہ پھر زیادہ Facilitate ہو جاتے ہیں کیونکہ Properly اس کے اوپر بریفنگ لے لی جاتی ہے، Properly اس کے اوپر اگر جو Steps لئے گئے ہیں وہ بتا دیئے جاتے ہیں، پھر ڈیبیٹ ہو جاتی ہے، پھر بعد میں بھی اگر ممبرز مطمئن نہ ہوں تو پھر اس کے اوپر کمیٹی یا کمیشن یا جو بھی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کو۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق:</u> سر! میں بتا رہا ہوں، میں بتا رہا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کو پینڈنگ کر دیں اور اس کا صحیح رسپانڈ لے آئیں۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق:</u> میں یہ بتانے جا رہا ہوں، ایک تو اصول کی دو تین باتیں ہیں، وہ میں Agree کرتا ہوں اور جو اپوزیشن ممبرز کہہ رہے ہیں، ایک تو یہ ہے کہ ہمارا صوبہ ہے، ہم سب کا صوبہ ہے، اپوزیشن اور گورنمنٹ نہیں، ہم سب کا صوبہ ہے، پہلے جو ہم اس کو فاٹا کہتے تھے، وہ بھی ہمارے صوبے کا حصہ ہے اور ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ وہاں پر کوئی کمانڈ کے بارے میں وہاں پر کنفیوژن ہے، اس وقت قانون اس بارے میں بہت زیادہ کلیئر ہے کہ جو پہلے فاٹا کہلاتا تھا، جو سات اضلاع تھے، جو ابھی قبائلی اضلاع ہیں، Merge ہو چکے ہیں تو اس وقت The Chief Executive is the Chief Minister of the Province اور وہ صرف اگر چارسدہ کا، پشاور کا یا بونیر کا چیف ایگزیکٹیو ہے تو چیف منسٹر صاحب اسی طرح خیبر، اورکزئی اور مہمند اور جتنے بھی سات قبائل ہیں، وہاں کا بھی چیف ایگزیکٹیو ہے، کیبنیٹ اگر ہے تو پورے صوبے کے لئے بشمول ان سات اضلاع کے، اور یہ فلور آف دی ہاؤس پر میں یہ کمٹمنٹ دے رہا ہوں، بلکہ کمٹمنٹ کی ضرورت بھی نہیں ہے، یہ ایک قانونی پوزیشن ہے کہ وہاں پر کوئی بھی ایک ایگزیکٹیو ایکشن جو ہے وہ بغیر کابینہ کی Approval کے، بغیر چیف منسٹر کی Approval کے وہ قانونی طور پر نہیں لیا جا سکتا، یہ اختیار کابینہ کا ہے اور کابینہ جو ہے وہ جواب دہ ہے، اس صوبائی اسمبلی کو، تو ایک تو یہ کلیئر ہونا چاہیئے۔ دوسری بات، سر! یہ ہمارے لوگ ہیں، اے این پی، پی ٹی آئی یا پیپلز پارٹی یا جماعت اسلامی یا جے یو آئی یا جتنی بھی پارٹیز ہیں، مسلم لیگ، یہ پارٹیوں کے لوگ نہیں ہیں، یہ ہمارے لوگ ہیں، ہم سب اگر پارٹیز میں ہیں، یہ ہمارے اپنے ایک فلسفے کی بنیاد پر یا آئیڈیالوجی کی بنیاد پر ہم کسی پارٹی میں ہیں لیکن یہ ہمارا صوبہ ہے، یہ ہمارے لوگ ہیں، حکومت وقت کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو تحفظ فراہم

کرے، حکومت وقت کا کام یہ ہے کہ ہر ایک سیٹیزن کو، آئینی ہمارا یہ کام ہے، آئینی ہمارے اوپر یہ فرض ہے کہ صوبے کے ہر ایک سیٹیزن کو ہم قانونی طور پر تحفظ بھی دیں اور اس کے جتنے بھی حقوق ہیں، آئین میں جو بتائے گئے ہیں، ہم ان کا تحفظ بھی کریں گے اور ہم Ensure کریں کہ وہ جو Rights ہیں، ہر ایک سیٹیزن کو مل جائیں، یہ پارٹیوں کی بات بھی نہیں ہے۔ تیسری بات، سکیورٹی فورسز بھی جو ہیں وہ بھی ہماری ہی سکیورٹی فورسز ہیں، اگر پولیس کسی جگہ پر غلط ایکشن لے گی، ہر ادارے کو یہ حق، ہر انسان کو یہ حق حاصل ہے کہ انکوائری ہو، اگر غلط ایکشن جہاں پر بھی لیا جائیگا اور وہ ثابت ہو گا، انکوائری کے بعد، یہ بھی نہیں ہے کہ ایک واقعہ ہو جائے، آپ موبائیل پر، فیس بک پر دیکھ لیں یا کسی اخبار میں آپ پڑھ لیں، پھر بھی اس کے اوپر ایکشن Initiate ہو سکتا ہے، انکوائری ہو سکتی ہے، لاء انفورسمنٹ ایجنسیز کا جو رول ہے، اس کے اندر جو ہے وہ Investigate ہو سکتا ہے لیکن حق تو ہر ایک بندے کو حاصل ہے کہ وہ بھی ہماری ہی سکیورٹی فورسز ہیں، غلط کام کریں گے، بالکل بے شک قانون کی پکڑ میں ضرور آئیں گے۔ اس طرح اگر ہمارے صوبے کے سیٹیزن کے ساتھ یا ملک کے ہر حصے میں، لیکن اس وقت ہم صوبے کی بات کر رہے ہیں، ہم صوبائی اسمبلی اور صوبائی حکومت کی بات کر رہے ہیں تو جہاں پر بھی اس طرح کا کسی کا حق مارا جائے گا یا غلط کام ہو گا تو یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ یہ کچھ اصولی طور پر میں نے باتیں بتا دیں ہیں، باقی جو ایشوز ہیں، کنڈی صاحب نے اٹھائے ہیں، نگہت بی بی نے مجھے کچھ پوائنٹ آؤٹ کئے ہیں، بابک صاحب نے پوائنٹس اٹھائے ہیں، عنایت صاحب نے اٹھائے ہیں، تو یہ ایک ڈیٹیل میرے خیال میں سر، میں یہ آپ کو Recommend کروں گا کہ اس کے اوپر آپ ایک Detailed debate رکھ لیں، ہم اگر اس Detailed debate کے نتیجے میں کسی پارلیمنٹری کمیٹی کی پھر ضرورت پڑی تو بے شک اس کے بعد وہ بھی بنا دیں لیکن اچھا یہی ہو گا کہ ان پوائنٹس کو تیاری کے ساتھ بریف ہونے کے بعد Specific انہوں نے جو Incidents بتائے ہیں، حکومتی منسٹرز آئیں اور وہ یہاں پر اس کا جواب دے دیں۔ اگر پھر ممبرز سمجھتے ہیں کہ کوئی کمیٹی بننی چاہیئے یا کوئی وزٹ ہونا چاہیئے، نگہت بی بی کی یہ بھی ایک رائے تھی کہ اگر ایک پالیمنٹری کمیٹی بن کر وہاں پر وزٹ کر لیں تاکہ اظہار یکجہتی بھی ہو جائے اور اس ایشو کے اوپر فوکس بھی آ جائے، میں کسی کی بات سے Disagree نہیں کر رہا ہوں لیکن میری ریکوئسٹ آپ سے یہی ہے کہ آپ اس کے لئے Proper time رکھیں، ڈیبیٹ کیلئے، Let it be debated in the House openly اور ان شاء اللہ کورم بھی پورا ہو گا، اس طرح کا کوئی مسئلہ نہیں ہو گا، کورم بھی پورا ہو گا، ڈیبیٹ

بھی ہو گی اور اس کے بعد یہ ہاؤس فیصلہ کرے گا، وہ ان شاء اللہ قابل قبول ہو گا۔ تو سر! یہی ریکوئسٹ ہے، ایجنڈا بھی میرے خیال میں ختم بھی ہو چکا ہے اور سر! یہ چیزیں اگر یہ Properly ایجنڈے کے Through آ جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ سر! ریکوئسٹ ہے اور میٹنگز بھی رکھی ہوئی ہیں، تقریباً ایجنڈا ختم ہونے کے بعد بھی گھنٹہ گزر گیا ہے، تو سر! میری ریکوئسٹ یہ ہو گی، ویسے بھی کل یا پرسوں پھر سیشن ہو گا تو پھر اس پر بات کر لیں گے، جو بھی ہو گا، ہم آئیں گے ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: جی، بابک صاحب!

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! بڑی قابل رحم ہے ہماری صوبائی حکومت، بڑی قابل رحم ہے، مجھے ترس آ رہا ہے، جناب سپیکر! ایک ایسا واقعہ ہوا ہے جس کی وجہ سے ساری دنیا میں احتجاج جاری ہے، احتجاج جاری ہے اور ڈیبیٹ کے لئے سفارش کرتے ہیں، میں یاد دلاؤں، طاہر داوڑ کی بھی میں نے ایڈ جرنمنٹ موشن یہاں پر جمع کی تھی اور مجھے اب بھی یاد ہے جناب سپیکر! 11 نمبر ایجنڈا آئٹم تھا، 10 نمبر ایجنڈا آئٹم جب ہو گیا تو مجھے ایسا لگا جیسے زلزلہ آ گیا، حکومتی ارکان سارے یک دم اٹھ گئے اور ایک بندہ ادھر رہ گیا، صرف اسی مقصد کے لئے کہ وہ کورم پوائنٹ آؤٹ کرے۔ جناب سپیکر! وہ مجھے یاد ہے، بہر حال Any how، یہ تو دیکھیں، ہم اس صوبے کے نمائندے ہیں، ہماری ذمہ داری یہی ہے، نہیں، یہ جو حکومت ہے، ہمیں تو محسوس ہی نہیں ہو رہا ہے کہ یہ حکومت ہے۔ اب پوری دنیا میں احتجاج جاری ہے، پوری دنیا میں اور آپ کہتے ہیں کہ اخبار میں آیا ہے، آپ کہتے ہیں کہ فیس بک پر آیا ہے، جناب سپیکر! Decision لینا چاہیئے تھا، اب پالیسی سٹیٹمنٹ تو دینی چاہیئے تھی، وہ تو Interpretation کرتا ہے، وہ تو تشریحات کرتا ہے۔ اب صحیح ہے، ایجنڈے کا کوئی آئٹم نہیں تھا لیکن حکومتی پالیسی کیا ہے؟ تحفظ دینا ہماری ذمہ داری ہے، یہ کرنا ہماری ذمہ داری ہے، ایک اتنا بڑا جرم ہوا ہے، اتنا بڑا جرم ہوا ہے، وہاں جرگے بنے ہیں، ساری دنیا میں احتجاج ہو رہا ہے اور حکومت کو اب بھی یقین نہیں ہے، کم از کم پوچھنا تو چاہیئے تھا، یہ جناب سپیکر! بہر حال اس پر میں آپ کا شکریہ کہ آپ نے ٹائم دیا، میں صرف آخری کمنٹس جو تھے وہ ریکارڈ پر لانا چاہ رہا تھا۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ اس پر، جی نگہت اورکزئی صاحبہ!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! Actually بات یہ ہوتی ہے کہ جیسے منسٹر صاحب نے ٹھیک بات کی ہے، میں ان کی باتوں کو نفی نہیں کروں گی لیکن اسی واقعے پر کنڈی صاحب نے آج سے چھ دن پہلے کا یہ توجہ دلاؤ نوٹس اور میں نے اسی ساہیوال کے واقعہ کو داوڑ کنڈی کے واقعہ کو یہ تمام چیزیں اگر آپ ابھی بھی

Randomlyاگر کسی کو بھجوائیں، میری فائل منگوائیں کہ اس میں کتنے ہی ایسے نوٹسز پڑے ہوئے ہیں کہ یہ لوگ نہیں لاتے ہیں، مجھے نہیں سمجھ آتی کہ اس میں ان کا کیا مطلب ہے؟ کیا یہ بار بار گورنمنٹ کو Defeat کروانے کے لئے یہ کچھ کر رہے ہیں یا یہ کہ اپوزیشن ان پر حاوی ہو، میری یہ تمام قرار دادیں، یہ ایڈجرنمنٹ موشنز، کنڈی صاحب کی، بابک صاحب کی، ہر ایک بندے کی فائل منگوائیں، اس پر لگی ہوئی ہیں لیکن اس کے باوجود منسٹر صاحب یہ کہتے ہیں کہ ہمیں پتہ نہیں ہوتا ہے، تو منسٹر صاحب! اگر آپ سیکرٹریٹ سے پوچھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: I would like to instruct the Secretariat کہ جو بھی Important matter ہو، اس نوعیت کا، کسی ممبر کی ریزلیوشن یا پوائنٹ آف آرڈر یا Something، کال اٹینشن ہو تو اس کو فوری طور پر ایجنڈے کا حصہ بنایا کریں، کرنٹ افیئرز سے Related جو بھی کسی بھی نوعیت کی چیز ہو، اس کو اپنی لسٹ میں لائیں، پر نہ کریں۔ جی، میاں نثار گل صاحب!

جناب میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر! میں تو پہلے یہ ریکوئسٹ کروں گا کہ ابھی جو میں واقعہ بیان کر رہا ہوں تو یہ ایجنڈے میں بھی نہیں ہو گا، پہلے جو اسمبلی اجلاس ہوا کرتا تھا، اس میں دس منٹ پوائنٹ آف آرڈر کے لئے دیتے تھے، جناب سپیکر! آج جو دردناک واقعہ ہوا ہے، اگر آپ مجھے اس وقت ٹائم دیتے تو ہو سکتا ہے کہ اس سے دو جانیں بچ جاتی، میں یہ ریکوئسٹ کروں گا کہ آج کے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر کے لئے پانچ، چھ منٹ، دس منٹ دیا کریں۔ جناب سپیکر! صبح کرک میں ایک واقعہ ہوا ہے، ڈی آئی خان سے ایک کوچ آ رہی تھی، ایکسیڈنٹس ہوتے رہتے ہیں، روزانہ ہوتے رہتے ہیں، یہ نہ حکومت کی غلطی ہے نہ کسی کی غلطی ہے، ایکسیڈنٹ ہو گیا، اس میں آگ لگی، کرک کے ہیڈ کوارٹر ہسپتال سے آٹھ کلومیٹر دور انڈس ہائی وے پر، جناب سپیکر! سولہ لاشیں جل رہی تھیں اور ابھی بھی جل رہی ہیں، دو گھنٹے تک کوئی ایمبولینس گاڑی نہیں آئی کہ ان لاشوں کو ٹھنڈا کر لیتے اور اس پر پانی چھڑکا دیتے، میں معذرت سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ مجھے اس وقت ٹائم دیتے تو ہو سکتا ہے کہ کم از کم ان کو فائدہ ہوتا، تین گھنٹے چار گھنٹے میں اس بات کے لئے ادھر بیٹھا ہوں، میں نے ادھر سے انتظامیہ کو فون کیا، موبائل نمبر بند مل رہے تھے، دو گھنٹے کے بعد ایک فائر بریگیڈ کی گاڑی آ گئی، لوکل لوگ نکلے ہوئے تھے، انہوں نے پھر ان پر پتھراو کیا اور پھر گاؤں کے لوگ بالٹیاں لا کے مین انڈس ہائی وے پہ ان لاشوں پہ جو بالکل راکھ بن گئی ہیں، صبح اخباروں میں بھی آیا ہوا، آ جائے گا کہ ان پر پانی ڈالا اور کوئی بندوبست نہیں تھا۔ جناب سپیکر! نہ کرک کا مسئلہ ہے اور نہ یہ ایبٹ

آباد کا مسئلہ ہے، یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے کہ انتظامیہ اس ضلع میں موجود ہے، ڈی سی بھی ہے، ایس پی بھی ہے اور وسائل سے بھرا ہوا ضلع بھی ہے، کمپنیوں کی گاڑیاں بھی آتی جاتی ہیں اور سولہ لاشیں روڈ پر پڑی ہوئی ہیں وہ جل رہی ہیں اور لوگ ایم این اے کا پوچھ رہے ہیں، لوگ ایم پی اے کا پوچھ رہے ہیں۔ جناب سپیکر! میں آپ سے پھر بھی یہ ریکوئسٹ کروں گا، آپ پرانے پارلیمنٹرین ہیں کہ جب بھی اسمبلی کا اجلاس شروع ہو، تلاوت ہو جائے تو دس منٹ آپ پوائنٹ آف آرڈر کے لئے دیا کریں، بہت ضروری باتیں ہوتی ہیں، ایجنڈے پہ نہیں ہوں گی لیکن یہ بات میں اگر آج بیان نہ کرتا، میں آپ کے لئے اس لئے بیٹھا تھا کہ نہ مجھے فنڈ چاہیئے تھا، نہ مجھے رائلٹی پر بات کرنی تھی، نہ مجھے DDAC پر بات کرنی تھی، میں نے یہ بات کرنی تھی کہ اتنا ظلم رات کو بھی نہیں ہوا تھا جو صبح کو ہو گیا ہے اور لاء منسٹر مجھے اب جواب دیں گے کہ اس پر انکوائری کریں گے، برائے مہربانی سولہ لاشیں یہ میری بھی ذمہ داری ہے، آپ کی بھی ذمہ داری ہے، سپیکر صاحب! آپ کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ روڈ پر پڑی ہوئی تھیں اور وہ جل رہی تھیں اور ان کی ہڈیاں آج شام ڈی آئی خان پہنچیں گی یا ٹانک پہنچیں گی یا کرک میں ہوں گی اور ہم کہیں گے کہ ہم انکوائریاں کریں گے اور اس کا پوچھیں گے، کوئی بھی دو گھنٹے میں نہیں تھا کہ ان لاشوں پہ پانی پھینکتا، آٹھ کلو میٹر ہیڈ کوارٹر ہسپتال سے دور میں نے خود ایم ایس کو فون کیا، کہتا ہے کہ میں وہ تابوت ڈھونڈ رہا ہوں اور اس پہ میں لاشوں کو پھر وہ کروں گا اور مجھے معذرت آپ سے بھی کرنی ہے، پتہ نہیں، نگہت اورکزئی صاحبہ ہماری بہن ہے، ہم شریف لوگ ہیں، اگر آپ مجھے اس وقت یہ پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنے دیتے تو میرے خیال میں آپ کا ضمیر بھی ہلکا ہوتا اور میرا بھی ہلکا ہوتا اور میں واک آؤٹ نہیں کر رہا ہوتا اس لئے سپیکر صاحب! خدا کے لئے دس منٹ صبح کے وقت اسمبلی میں پوائنٹ آف آرڈر کے لئے ایک ممبر کو چھوڑا کریں کیونکہ وہ ہر بات ایجنڈے پہ نہیں آسکتی۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب! بڑا افسوس ناک واقعہ ہے، ہم ان سارے خاندانوں کے ساتھ افسوس کا اظہار کرتے ہیں، اس اسمبلی کی طرف سے اور اس نوعیت کا کوئی مسئلہ ہو، دیکھیں یہاں پہ یہ روایات ہیں کہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھا کے کہتے ہیں، میری گلی ٹوٹی ہوئی ہے اور میرے محلے کا فلاں نہیں ہے اور فنڈ نہیں ہے تو آپ کا اس نوعیت کا ہو تو Before the house مجھے چیمبر میں بتا سکتے ہیں، جیسے نگہت بی بی نے مجھے بتایا کہ یہ واقعی بڑا Important issue تھا، میں نے کہا کہ بالکل لے کے آئیں اور ہم لے آئے، اب یہ اگر آپ مجھے یہی سے لکھ کے بھیج دیتے تو بھی میں آپ کو اسی وقت کارروائی روک کے موقع دے دیتا،

تو مجھے کیا پتہ کہ آپ نے کون سا پوائنٹ آف آرڈر اٹھانا ہے ؟So آپ بھی تھوڑا اپنی Responsibility کو Feel کریں اور دوسرا اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ڈی سی یا ایڈمنسٹریشن کرک کی Negligence ہے تو ہمیں بتائیں، اس کو تھوڑا اور دیکھ لیں، ہم انہیں یہاں ہاؤس میں طلب کرتے ہیں اور یہاں بیٹھ کے ان کے بارے میں Decision کرتے ہیں کہ انہوں نے بروقت یہ کارروائی جو اگر کرنی تھی کیوں نہیں کی، ٹھیک ہے ؟اور جو میں سارے ہاؤس سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ اس نوعیت کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر آپ کو چاہیئے کہ Immediate جو بات ہے تو چیمبر میں بتادیں۔۔۔۔۔

<u>جناب میاں نثار گل:</u> جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، تو ہاؤس میں یہاں سے چٹ بھیج دیں کہ جی یہ واقعہ ہے اور ابھی فوراً مجھے چاہیئے تو میں فوراً دوں گا۔ The sitting is adjourn till Friday, 8th February, 2019 اور 1:30 پہ ہم اجلاس آئندہ شروع کیا کریں گے، نماز بھی ہے جمعہ کی، تو جمعہ کی نماز کے بعد 1:30 پہ ہم اجلاس ان شاء اللہ Friday کو رکھا کریں گے۔

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 08 فروری 2019ء دوپہر ایک بجکر تیس منٹ تک کیلئے ملتوی ہو گیا)